تجلیاتِ مدار

از شریعت و طریقت گرامی مرتبت صاحب ولی جعفری المداری دامت برکاتہم

ولی شکوہ

شیخ العصر علامہ حکیم سید محمد سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قدوۃ قطب المدار حلبی المکنپوری

ناشر

خلیفہ الحاج منشی میر قاسم علی صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ المدار صوبائی شاخ جبلپور

ہادیٔ شریعت و طریقت گرامی قدر شیخ العصر علامہ

حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب ولی جعفری المداری

دامت برکاتہم سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قدسیہ قطب المدار

رضی اللہ عنہ حلبی مکنپوری

ناشر ــــــ

الحاج خلیفہ منشی میر قاسم علی صدر

آل انڈیا سنی جمعیۃ المدار صوبائی شاخ

جبل پور ۔ ایم ۔ پی ۔

نام کتاب ——— جمال مداریت معروف تحفۂ شکوہیہ
مولف ——— ہادیٔ شریعت و طریقت گرامی مرتبت شیخ العصر
• علامہ حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب آلی جعفری المداری دامت برکاتہم •
بار اول ——— ایک ہزار بار دوم ایک ہزار بار سوم ایک ہزار
ناشر ——— الحاج خلیفہ منشی میسہ قاسم علی صدر آل انڈیا
(سنی جمعیۃ المدار صوبائی شاخ جبلپور ایم پی)
سن اشاعت ——— ۱۹۸۰ء
کتابت ——— اشراق احمد کاتب نئی سڑک کانپور
مطبوعہ ——— اشراق سکرین پرنٹرس نئی سڑک کانپور
قیمت ——— ۱۵ روپئے

فہرست مضامین

"دُعائیہ"

حامی شریعت و طریقت شہزادہ سلسلہ مداریت حضرت علامہ الحاج مولانا سید شاہ ذوالفقار علی صاحب قمر وفاری جعفری المداری مکن پوری دامت برکاتہم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین

اما بعد!

"جمالِ مداریت" کا یہ نسخہ لاجواب آج نظر سے گذرا بذوق وشوق ازابتدا تا انتہا مطالعہ کرنے سے سوالات کی اہمیت اور تشریحی مدلل جوابات کی افادیت کا اندازہ ہوا حقیقتاً سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے جوابات یقیناً سیکڑوں کتب تصوف و تاریخ کا افشردہ ہیں۔ جن جن حضرات نے اس کتاب کی تدوین و ترتیب میں کاوشیں کی ہیں ان سب کیلئے میرے پاس دل کی گہرائیوں سے بوسیلہ سیدنا مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکلی ہوئی ان گنت دعائیں ہیں باری تعالیٰ ان سب حضرات کو دینی و دنیوی ہر جہتی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ ختم المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

فقیر
سید ذوالفقار علی قمر وفاری مداری

حرفِ آغاز

فاضلِ جلیل گرامی مرتبت عزت مآب حضرت اقدس علامہ سید معزز حسین صاحب ادیب جعفری المداری دامت برکاتہم دارالنور مکن پور شریف ۔

نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

امابعد!

دورِ حاضر میں جب کہ عوام الناس کتاب وسنت کے اوامر ونواہی سے بیگانہ ہیں طریقت وروحانیت جو روحِ دین اور جوہرِ اسلام ہے اس سے اگر نابلد وناواقف نظر آئیں تو حیرت وتعجب کی بات نہیں ۔

دراصل تزکیۂ نفس وصفائے باطن ہی ہے جو کثافتِ قلبی کو دور کرکے انسانیت کے اعلیٰ ترین مقامات پر پہونچانے کا واحد ذریعہ ہے بدقسمتی سے علم ظاہر کے تو بہت سے نام نہاد مدارس قائم ہو گئے مگر حصولِ درسِ باطنی کی طرف سے ہماری توجہات ہٹتی چلی گئیں اور روحِ اسلام کو ہم فراموش کر بیٹھے ۔

ہماری خانقاہیں روحانیت کی وہ عظیم درسگاہیں ہیں جہاں سے آج بھی فیضانِ باطنی کے دریا جاری ہیں ۔ جن میں غوطہ زنی کرکے مریض انسانیت شفایاب ہوتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ہم خود ہی صحیح اسلام کے

مقاصد جلیلہ سے راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان اولیاء کرام کی بارگاہوں سے اپنی نسبتِ روحانیت کو استوار کر لیں تو عرفان ذات و معرفت باری تعالیٰ کے منازل طے کر کے کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

زیر نظر کتاب "جمالِ مداریت" میں ہندوستان کے عظیم ترین مرکز روحانیت بارگاہِ سیدنا سید بدیع الدین قطب المدار رضی اللہ عنہ دارالنور مکن پور شریف سے متعلق چند سوالات اور ان کے جوابات درج ہیں۔

سوالات نسبتِ روحانی رکھنے والے حضرات کی جانب سے ہیں جن کے کافی و شافی جوابات شیخ طریقت شاہزادہ سلسلہ مداریت عالی جناب حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب ولی مداری سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مداریہ نے جس انداز سے دیئے ہیں۔ من و عن انہیں تحریر کر دیا گیا ہے۔ کتاب ہذا کے مطالعہ سے اجمالی طور پر سرکار سرکاراں سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی، کچھ کرامات اور سلسلہ عالیہ کے بارے میں بڑی حد تک معلومات فراہم ہو جاتی ہیں۔ آخر کتاب میں سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات گرامی بھی درج ہیں۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ مختصر سی کتاب معلومات کا بحر ذخار اور اپنی افادیت کے اعتبار سے بے پناہ فوائد کی حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عمل عطا فرمائے اور جن حضرات نے سعی بلیغ فرما کر ہمیں استفادہ کا موقع دیا۔ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

خادم آستانۂ مدار

سید معزز حسین ادیب جعفری المداری دارالنور

مکن پور شریف

پیش لفظ

شیر بیشۂ مداریت پیرزادہ علامہ ڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم
صاحب قیصر جعفری المداری ایل۔ ایل بی مکن پور شریف

بسم اللہ الحق المبین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء
والمرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المکرمین
وعلی اولیاء امۃ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

امابعد! حسن اتفاق سے قبلہ عم محترم گرامی مرتبت شیخ العصر علامہ حکیم حضرت سید محمد ولی شکوہ صاحب ولی جعفری المداری دامت برکاتہم القدسیہ جبلپور تشریف لے گئے مجھ ناچیز کو بھی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا ساتھ ہی ساتھ استاد محترم حسان الہند حضرت قبلہ علامہ سید معز حسین صاحب ادیب جعفری المداری مدظلہ العالی اور عالی جناب پیرزادہ صوفی سید شاہ محمد عاقل مداری وجناب خلیفہ بابا شاہ معصوم علی ملنگ مداری سربراہ عاشقان نوروز گدی نشین پنہار گوالیار اور الحاج صوفی جناب عبدالحمید صاحب وتماری مداری الہ آباد بھی موجود تھے ایک مخصوص نشست میں کتاب تحفہ شکوہیہ کا ذکر آیا جو حضرت قبلہ عم محترم ہی کی فکر ہے جس کی ترتیب جناب سید طاہر علی شکوہی مداری

ناظم مدرسہ محمدیہ مداریہ جلالی پور ہرگاؤں ضلع سیتاپور نے کی ادرادارہ محمدیہ مداریہ ہرگاؤں نے طبع کرایا تھا۔ جناب سید معصوم علی شاہ صاحب نے فرمایا کتاب ہذا اب مل نہیں رہی ہے لہٰذا حضرت والا سے اجازت حاصل کرکے ادارہ آل انڈیا سنی جمیعۃ المدار شاخ جبل پور شائع کرکے سعادت دارین حاصل کرلے موجود حضرات نے بابا صاحب موصوف کے مشورے کو پسند کیا۔ جناب عزیزی صابر علی شکوہی مداری جبل پوری کتاب تحفۂ شکوہیہ بھی اٹھالائے۔ حاضرین میں سے چند نے کچھ سوالات کئے جس کے جوابات حضرت والا نے عطا فرمائے جو قلم بند کئے گئے۔

طے یہ پایا کہ یہ سوالات وجوابات بھی کتاب ہذا میں تحریر کر دیئے جائیں۔ حاجی منشی میر قاسم علی صاحب مداری صدر آل انڈیا سنی جمیعۃ المدار شاخ جبل پور نے کتاب کے نام بدلنے کی پیش کش کی چنانچہ جمالِ مداریت معروف بہ تحفۂ شکوہیہ نام تجویز میں آیا مزید کتاب کو حضرت نے بہ نظر اصلاح ملاحظہ فرمایا اور چھپنے کی اجازت دے دی ساتھ ہی ساتھ مجھ سے ارشاد فرمایا تم اس کے مضامین کی معقول ترتیب دے دو۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کی اگرچہ پہلی ترتیب جو عزیزی سید طاہر علی شکوہی مداری کی تھی اس میں معمولی سا تغیر و تبدل کیا گیا۔ بحمداللہ یہ چند صفحات پر مشتمل کتاب جو حضور سید الاقطاب سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی چھ سو سالہ حیاتِ طیبہ کی ایک ہلکی سی جھلک ہے لیکن کسی قدر جامع اور واضح ہے۔ کتاب ہذا اپنے نام جمال مداریت کے

ساتھ اسم بامسمیٰ ہے حضرت والا کے جوابات حرف حرف اسی طرح نقل کئے
جس طرح ارشاد فرمائے۔ خدا تعالےٰ شرف قبولیت عطا فرمائے
اور معاد نین وقارئین کو دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے۔ آمین
بحرمتہ النبی و آلہٖ و بحق بدیع الدین واجدادہٖ۔

مرغوب مداری

بیا کہ اوج کمالات را ظہور ایں جا ست
بیا کہ مرجعِ ہر قیصر و قصور ایں جا ست
جناب اقدس شاہنشہ مدار جہاں
بپائے دیدہ بیا و ببیں کہ نور ایں جا ست

علامہ حکیم سید ظہیر الحق صاحب جعفری المداری رحمتہ اللہ علیہ

شاہ شاہانست زندہ شہ مدار
شاہ ماپانست زندہ شہ مدار
قاسم نعماتِ عرفانِ علی
نور یزدانست زندہ شہ مدار

"دو لفظ"

قارئین کرام

زیر نظر کتاب "جمالِ مداریت" جوابِ سلسلہ عالیہ مداریہ کے چند اہم سوالات اور ان کے مفصل و مدلل جوابات پر مشتمل ہے آپکے پیش نظر ہے۔ کتاب ہذا میں اپنی بے بضاعتی و عدیم الفرصتی کا اعتراف کرتے ہوئے عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے جوابات کا ماخذ بہت سی کتب معتبرہ اور متدین بزرگوں کی تحقیق ہے۔ پھر بھی نادانستہ اگر کوئی سہو ہوگیا ہو تو خدائے تعالیٰ معاف فرمائے۔

کتاب مذکورہ کی صحت وسند کے سلسلہ میں میرے اخی محترم حضرت علامہ سید معز ز حسین صاحب ادیب جعفری المداری و حضرت الحاج مولانا پیرزادہ سید ذوالفقار علی صاحب قمر جعفری المداری مکن پوری نے جو اعانت و امداد فرمائی ہے اس کے لئے میرے پاس ہدیہ تشکر اور خلوص دل سے نکلی ہوئی دعائیں ہیں، خالقِ کونین ان حضرات کو دیر گاہ زندہ وسلامت رکھے۔ آمین۔

خادم قطبُ المدار

سید محمد ولی شکوہ جعفری المداری

مولف کتاب "جمال مداریت"

سجادہ نشین و متولی آستانۂ عالیہ مداریہ دار النور

مکن پور شریف ضلع کانپور۔ یوپی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

آپ کا نام اور القاب و مراتب

جناب محمد عمر صاحب نرلی پوری نے دریافت کیا کہ مدار صاحب کا اسم پاک کیا ہے۔ نسب مقدس کیا ہے؟ اور القاب مقدسہ کیا ہیں۔

محترم شیخ صاحب نے ارشاد فرمایا اسم گرامی حضرت والا کا سید بدیع الدین احمد اور اسم طریقت عبداللہ زندان صوف ہے۔

مرتبہ قطب المدار فرد الافراد قطب الارشاد ہے۔

القاب مقدسہ مدار، زندہ مدار، مدار العالمین، شمس الافلاک وغیرہ ہیں۔

نسب مقدس آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ پدر بزرگوار کی طرف سے حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام شہید کربلا اور والدہ محترمہ کا شجرہ سیدنا امام حسن علیہ السلام سے ملتا ہے۔

شجرہ عالیہ قدسیہ والد بزرگوار کی طرف سے یہ ہے

اسم گرامی	جائے ولادت	وقت	دن	تاریخ	سنہ
حضرت سید بدیع الدین احمد رضی اللہ عنہ	شہر حلب	صبح صادق	دوشنبہ	یکم شوال المکرم	سنہ ۲۴۲ھ
ابن حضرت سیدنا قاضی قدوۃ الدین علی حلبی رض	مدینہ منورہ	صبح صادق	پنجشنبہ	۱۷ رجب المرجب	سنہ ۲۱۹ھ
ابن حضرت سید بہاء الدین رض	مدینہ منورہ	صبح صادق	چہارشنبہ	۴ جمادی الآخر	سنہ ۱۹۹ھ
ابن حضرت سیدنا علامہ ظہیر الدین رض	مدینہ منورہ	صبح صادق	دوشنبہ	۱۷ ربیع الاول	سنہ ۱۷۴ھ
ابن حضرت سیدنا احمد اسمٰعیل ثانی رض	مدینہ منورہ	صبح صادق	چہارشنبہ	۴ شعبان المعظم	سنہ ۱۵۹ھ
ابن حضرت سیدنا محمد رض	مدینہ منورہ	صبح صادق	یکشنبہ	۱۲ رجب المرجب	سنہ ۱۲۹ھ
ابن حضرت سیدنا اسماعیل رض	مدینہ منورہ	صبح صادق	شنبہ	۱۱ ذی الحجہ	سنہ ۱۰۴ھ
ابن حضرت سیدنا امام جعفر رض	مدینہ منورہ	صبح صادق	دوشنبہ	۱۲ ربیع الاول	سنہ ۸۳ھ
ابن حضرت سیدنا امام باقر رض	مدینہ منورہ	چاشت	جمعہ	۳ صفر المظفر	سنہ ۵۷ھ

ابن حضرت سیدنا زین العابدین رضی	مدینہ منورہ	چاشت	سہ شنبہ	۵ شعبان المعظم	سنہ ۳۸ھ
ابن حضرت سیدنا امام حسین ع	مدینہ منورہ	چاشت	سہ شنبہ	۵ شعبان المعظم	سنہ ۴ھ
ابن حضرت مولیٰ اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ	کعبۃ اللہ	چاشت	جمعہ	۱۳ رجب المرجب	عام فیل کے ۳۰ سال بعد

شجرہ عالیہ قدسیہ والدہ محترمہ کی طرف سے یہ ہے

سرکار سرکاراں حضرت سیدنا بدیع الدین احمد قطب المدار رضی

ابن

حضرت سیدہ فاطمہ ثانی عرف بی بی ہاجرہ خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا

بنت

حضرت سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سید زاہد رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سید عابد رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سید صالح رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سید ابو یوسف رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سید ابوالقاسم بنفس زکیہ رضہ

ابن

حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سید حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ

ابن

حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام

ابن

حضرت سیدنا مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

قطعہ

بسی ہے نکہت حسنین گل بدن جس میں
علی سے شیر خدا کا ہے بانکپن جس میں

کھلا ہے فاطمہ ثانی کی گود میں وہ پھول
جمال روئے محمدؐ کی ہے پھبن جس میں

ولادت شریف

جناب محسن رضا صاحب نے عرض کیا حضور والا جاہ کی ولادت شریف کیا مدینہ منورہ میں ہوئی؟ اور حضرت کی ولادت کس سنہ میں ہوئی! اور کچھ تذکرہ طفولیت و رضاعت کے زمانہ کا بھی فرما دیجئے۔

شیخ صاحب نے فرمایا آپ کے پدر بزرگوار نے خوارج کے ظلم و تشدد کی وجہ سے مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت فرمائی اور شام کی طرف روانہ ہوئے شہر حلب پہونچے خلیفہ واثق باللہ کا دور تھا وہ بہت نیک تھا آپ کو یعنی حضرت سید قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ عنہ کو عہدہ قضا سپرد فرمایا۔ جب واثق ۲۳۲ھ میں انتقال کر گیا اس کا بھائی متوکل علی اللہ منصب خلافت پر فائز ہوا اس کے مزاج میں شدت تھی نہایت ظالم و سفاک تھا دنیا اس کے ظلم سے تنگ آ گئی ۲۴۲ھ ماہ رمضان المبارک شہر حلب میں ایک سفید پرندہ ظاہر ہوا۔ چالیس مرتبہ اس طرح چلایا یامعاشر الناس اتقوا اللہ، اللہ، اللہ اور اُڑ گیا۔ اسی طرح تین دن برابر ظاہر ہو کر آوازیں لگاتار ہا ہزاروں آدمی اس آواز کو سنتے رہے آخر رمضان

المبارک کا مہینہ ختم ہوا۔ یکم شوال المکرم عید کے دن صبح صادق میں قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی کے گھر مہر حلب آغوش فاطمہ ثانی سے طلوع ہو کر تمام عالم کو نورانی ضیائیں بخشنے لگا۔ ظلم وستم کے اندھیرے یکسر چھٹنے لگے خلیفہ متوکل علی اللہ کو اس کے بیٹے نے قتل کروا دیا اور خود تخت نشین ہوا یہ سادات کا بے حد ادب کرتا تھا باغ فدک اس نے واپس کر دیا۔ حضور سید بدیع الدین احمد کا مادۂ تاریخ ولادت صاحب عالم ۲۴۲ھ ہے۔

کتب معتبرہ میں یہ تحریر ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ نے اپنا سر اقدس جھکایا اور پڑھا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله یہ آواز حاضرین نے اچھی طرح سنی۔

آپ کی طفولیت و رضاعت کے عجیب عجیب واقعات ہیں اور بہت ہیں۔ جن کا ایک وقت میں بیان کرنا ناممکن ہے۔ البتہ میں چند واقعات ذکر کر رہا ہوں جو کتابوں میں موجود ہیں۔ آپ کی والدہ فرماتی ہیں کہ جب آپ شکم میں تھے میں کوئی مشتبہ لقمہ اگر منہ میں رکھتی تو حلق کے نیچے نہ اترتا۔ فوراً شکم میں درد شروع ہو جاتا اور میں لقمہ منہ سے باہر تھوک دیتی اور فرماتی ہیں کہ آپ کی ولادت سے قبل میرے گھر میں ایک بوڑھی بکری تھی جو عرصہ سے دودھ دینا بند کر چکی تھی اس نے دودھ دینا شروع کر دیا اور اس قدر کہ اس سے قبل اتنا دودھ کبھی نہ دیا تھا۔

اور فرماتی ہیں کہ جب میں نے کبھی آپ کو بغیر وضو دودھ پلانا چاہا تو

آپ نے نہ پیا۔ اور فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ کے والد صاحب نے دودھ پلانے کے لئے ایک انا کو مقرر کیا جب وہ آپ کو اپنے گھر لے گئی اور دودھ پلانا چاہا تو آپ نے نہ پیا آخر وہ بے چاری عاجز ہو کر واپس لے آئی جوں ہی میری گود میں آئے دودھ پینے لگے۔

آپ کی والدہ مشفقہ فرماتی ہیں کہ میرے بیٹے کی عجیب شان ہے جو بات دیکھو نرالی نظر آتی ہے۔ آپ کبھی بچوں کے ساتھ کھیل کود میں مصروف نہیں ہوتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کسی فکر میں مستغرق ہیں آپ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اگر کبھی بچوں کے ساتھ چلا جاتا تو یہ آواز سنتا۔ بدیع الدین میری طرف آجاؤ میں مڑ کر ادھر اُدھر دیکھتا کوئی نہ دکھائی دیتا گھر آجاتا۔ بہت سے واقعات ہیں کہاں تک بیان کروں آپ کی شان ہی نرالی ہے۔

روئے عالی پر جمالِ مصطفیٰ کی ہے پھبن
قامت زیبا نے پایا ہے علی کا بانکپن
زندگی ہے جاوداں اور مرتبہ قطب المدار
پرتو نورِ صمد سے ان کی ہستی ضو فگن

تعلیم و تربیت

جناب نواب علی صاحب نے دریافت کیا آپ نے علوم ظاہری کن کن بزرگوں سے حاصل کیا۔

شیخ محترم نے ارشاد فرمایا جب آپ کی عمر شریف پانچ سال کی ہوئی تو آپ کے والد بزرگوار حضرت علامہ حذیفہ شامی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ اور آپ کو ان کے سپرد فرمایا۔ حضرت مولانا موصوف اپنے دور کے ممتاز بزرگ اور متبحر عالم تھے۔ بہت سے علوم وفنون کے ماہر تھے جہاں موصوف علم ظاہر کے کمالات رکھتے تھے وہاں علم باطن سے بھی آسودہ و سیراب تھے۔

روزِ اول ہی جب حضرت مولانا موصوف نے آپ کو الف پڑھایا تو حضرت سرکار سرکاراں رضی اللہ عنہ نے الف کی شرح بیان فرمانا شروع فرمائی۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ ایک ہفتہ الف کی شرح فرماتے رہے۔ استاذ محترم نے جب یہ حال دیکھا تو فرمایا **ھٰذا ولی اللہ** یعنی یہ اللہ کے ولی ہیں۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ رات کو سوتے اور دن کو جاگتے ہیں اکثر میں یہ آواز سنتا تھا **ھٰذا ولی اللہ ھٰذا ولی اللہ**۔

غرض کہ حضور والا جاہ نے چودہ (۱۴) سال کے اندر تمام علوم ظاہر حضرت مولانا حذیفہ شامی رضی اللہ عنہ سے حاصل کئے اور جلیل القدر علماء میں شمار کئے جانے لگے۔ اور علماء و مشائخ پیچیدہ مسائل آپ سے حل فرماتے۔

سلسلۂ طریقت

جناب مولوی حاجی امجد علی صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا ہے کہ آپ کو پانچ واسطوں سے حضور اقدس نورِ مجسم رحمتِ کل فخر کائنات سید الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل تھا وہ کس طرح؟۔

شیخ محترم نے ارشاد فرمایا اول اول آپ اپنے والد محترم علامہ قاضی سید قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ عنہ سے ۲۵۶ھ میں سلسلہ جعفریہ میں بیعت ہوئے۔ جو آپ کی جعفریہ مداریہ نسبت کہلاتی ہے۔ اس کے بعد آپ ۲۵۹ھ میں حضرت سلطان الاولیاء سیدی بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ سے صحن بیت المقدس میں بیعت ہوئے جس میں دو طرح کی نسبتوں سے فیوض و برکات حاصل ہوتے۔ ایک نسبت طیفوریہ مداریہ اور دوسری نسبت صدیقیہ مداریہ کہلاتی ہے لیکن زیادہ تر شجرات طیفوریہ مداریہ کے ملتے ہیں۔ اور طیفوریہ مداریہ میں چار واسطوں کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شجرہ ملتا ہے۔

شجرہ طیفوریہ مداریہ قدسیہ

سید الانبیاء حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت سید مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

حضرت خواجہ سیدی حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ سیدی حبیب عجمی رضی اللہ عنہ

حضرت سلطان الاولیا سیدی بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ

حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب مدار رضی اللہ عنہ

یہ آپ کی ظاہری نسبتیں کہلاتی ہیں اور روحانی نسبتیں جو اویسیہ مداریہ اور مہدویہ مداریہ ہیں انہیں براہ راست سردار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض ہیں۔ سیدی بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت مجازی حاصل کرنے کے بعد سنہ ۲۶۰ھ میں جب آپ کی بڑے سرکار فخر کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حضوری ہوئی تو آپ کو اویسیت اور مہدویت سے نوازا گیا۔ یہ آپ کی حقیقی روحانی نسبتیں کہلاتی ہیں جو بلا واسطہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب و مربوط ہیں۔ یعنی اویسیہ مداریہ مہدویہ مداریہ یہ سب کتب ہائے معتبرہ صادقہ میں موجود ہیں۔ اور شجرات بھی ہیں جن میں پوری پوری وضاحتیں تحریر ہیں۔

نیاز احمد صاحب نیاز بشیری نے اسطرح کہا ہے

تیری ہستی پر تصدق دوجہاں کی عظمتیں ؎ راست قلب مصطفےٰ سے تجھکو حاصل نسبتیں
قلزم سر حقیقت تیرا علم بے پناہ ؎ باب شہر علم کی آغوش تیری درس گاہ

مہدی موعود نے فرمائی تیری تربیت
تیرے خالق نے تجھے بخشا مقام صمدیت

علم میراث اور مراتب پر بحث

جناب نثار احمد صاحب نے عرض کیا کہ ابھی آپ نے حضرت والا جاہ کا مرتبہ قطب المدار، فرد الافراد، قطب الارشاد، فرمایا ہے یہ الفاظ اولیاء اللہ سے متعلق قرآن واحادیث یا اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں نہیں ملتے۔ مزید آپ نے فرمایا ہے۔ العلماء ورثة الانبیاء سے مراد یہی حضرات ہیں زحمت ہوگی تھوڑی سی وضاحت فرما دیجئے۔

شیخ محترم نے فرمایا بحث بہت لمبی شروع کر دی اور وقت بہت کم ہے۔ تاہم برائے تشفی کچھ تبصرہ کئے دیتا ہوں اگرچہ میرا علم بڑی حد تک محدود ہے۔ اور یہ سب کچھ بیان کرنے کے لئے کثیر مطالعے اور علم کی ضرورت ہے۔

آپ نے ٹھیک فرمایا قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں یہ الفاظ نہیں ملتے۔ لیکن حدیث پاک میں ابدال کا ذکر آیا ہے جو اہلِ خدمات باطنیہ سے ہیں۔ جن کا تقرر خدائے تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے حقیقۃً یہی حضرات العلماء ورثة الانبیاء کے مستحق ہوتے ہیں اور

کا تقرر روز اول ہی سے ہوتا ہے۔ جب عالم ارواح حقیقت میں انبیاء
و رسل کا تقرر خدائے تعالےٰ نے فرمایا تھا وہیں ان کے وارثین کا بھی
چنانچہ یہ اولیاء وہ وارث انبیاء اور اہل خدمات ہیں جو صلب پدر اور
رحم مادر میں بھی ولی تھے اور دنیا میں تشریف لائے اور دنیا سے رخصت
ہونے تک اپنی خدمات جو خدائے تعالےٰ کی طرف سے سپرد تھیں انجام دیتے
رہے۔ انہیں کو مادرزاد ولی کہتے ہیں اور روحانی طور پر وفات کے بعد باذنہٖ
تعالےٰ ان کا کام جاری رہتا ہے۔

انہیں اہلِ خدمات میں دو گروپ ہوتے ہیں ایک عدلیہ اور دوسرا
انتظامیہ، پہلا گروپ اقطاب اور دوسرا گروپ اغواث کے نام سے موسوم
ہے۔ یہ سب حضرات اہلِ خدمات میں ہیں جو وارث انبیا اور مادرزاد ولی
کہلاتے ہیں جو علم وہبی سے آسودہ و سیراب ہوتے ہیں اور ورثۂ نبوت
سے سرفراز ہیں۔ ان حضرات کی زندگیاں عین سنت کے مطابق ہوتی
ہیں۔ البتہ کیفیات جداگانہ ہیں جنکی وضاحت کیلئے طویل وقت چاہیئے۔

ہاں اب آپ کا سوال یہ ہے کہ نام اغواث و اقطاب وغیرہ کیا اور
کیسے اولیاء اللہ میں داخل مرتبت ہوئے؟۔ ابدال جن کا ذکر حدیث پاک
میں ہے جس کا تذکرہ پیچھے کر چکا ہوں انہیں میں کوئی قطب ہے تو
کوئی غوث۔ تو کوئی قطب اعظم اور غوث الاعظم اور کوئی قطب الاقطاب
اور کوئی غوث الاغواث، قطب المدار، فرد الافراد، قطب الارشاد غرضکہ
اپنے اپنے مدارج پر فائز ہو کر خدمت انجام دیتے رہے ہیں جو خدائے

تعالےٰ کی طرف سے سپرد ہیں۔ بزرگان دین کی کتابیں یہ سب کچھ بتارہی ہیں۔ غالباً تیسری صدی ہجری کے شروع میں ایک بزرگ محی الدین اکبر رضی اللہ عنہ گذرے ہیں، جو اپنے زمانہ میں بڑے ممتاز بزرگ تصور کئے جاتے تھے۔ جنہوں نے اسی سے متعلق ایک کتاب فتوحات مکیہ لکھی ہے جس میں موصوف نے جلود جمالی اور جلود جلالی اور اقطاب واغوات کے پورے پورے سلسلے اور کار خدمات جو خدائے تعالےٰ کی طرف سے سپرد ہیں تحریر فرمائے ہیں۔ اور قریب قریب جن بزرگوں نے ان مراتب پر روشنی ڈالی اس کی بنیاد تالیف شیخ اکبرؒ ہی ہے خود موصوف نے لکھا ہے۔ مجھ سے پہلے ان مراتب کو کسی نے بیان نہیں کیا۔ اور یہ سب میرے مشاہدے اور تحقیق سے تعلق رکھنے والی چیز ہے۔ اب سوال اٹھتا ہے کہ اس کی تصدیق کتاب وسنت سے ہونا چاہیئے اگرچہ بظاہر علم ظاہر والوں کو کتاب وسنت میں نظر نہ آئے گا۔ کیونکہ یہ علماء صرف کتابی علم کے پاس ہیں ان کو تائید غیبی میسر نہیں۔

اور علم باطن کے علماء کتاب کے پاس بھی ہیں اور ان کو تائید غیبی بھی حاصل ہے۔ انھیں میں حضرت شیخ محی الدین اکبر علیہ الرحمۃ بھی ہین جن کی تصانیف کے قائل تمام اہل اللہ اور علماء ظاہر ہیں علامہ ابن الجوزی جیسے ناقد بھی سر جھکائے نظر آرہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ تصنیف علامہ محی الدین اکبر رحمۃ اللہ علیہ مطابق کتاب وسنت ہے۔ جس کو تمام محققین قبول فرماتے ہیں اور استفادہ کرتے ہیں اور قائل ہیں کہ اولیاء اللہ کا مشاہدہ برحق

ہے وہ جو کچھ کہتے ہیں غلط نہیں ہوتا۔ حضرت سیدی ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میرے سامنے جب کوئی حدیث شریف تلاوت کرتا ہے تو میری نگاہ رسول پاک کے روئے عالی پر ہوتی ہے۔ آپ جب تیور بدلتے ہیں میں سمجھ لیتا ہوں حدیث موضوع ہے۔

اور اگر خوش ہوتے ہیں تو میں سمجھ لیتا ہوں صحیح حدیث ہے تو اب غور کیجیے یہ حضرات کسی کا غلط قول کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ہم جب ان حضرات کو حق مانتے ہیں تو ان کے اقوال کیسے غلط کہے جا سکتے ہیں۔ تمام علمار ظاہر و باطن ان کا احترام کرتے ہیں یہ حضرات مشاہدے سے کہتے ہیں ان کی زبان و قلم کذب سے محفوظ ہیں اب میں یہاں نقشہ اہل خدمات باطنیہ پیش کر رہا ہوں جو انھیں بزرگان دین کی کتب صادقہ میں موجود ہے۔ تاکہ اہل خدمات کی کارگذاریاں اور مراتب سمجھ میں آسکیں سلسلۂ اقطاب جو جلوہ جمالی سے شروع ہو کر قطب الاقطاب پر اختتام پاتا ہے۔ اور سلسلۂ اغوات جو جلوہ جلالی سے شروع ہو کر غوث الاغوات پر مختتم ہوتا ہے۔ قطب الاقطاب اور غوث الاغوات دونوں ماتحت قطب المدار کے ہوتے ہیں۔ اسی کو فرد الافراد، قطب الارشاد کہتے ہیں اور براہ راست قلب سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرتا ہے جناب بابائے طب علامہ حکیم فرید احمد صاحب عباسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مدار اعظم میں جو نقشہ اقطاب و اغوات تحریر فرمایا ہے۔ بحوالہ کتاب خواجہ سید معین الدین چشتی سنجری اجمیریؒ اسی نقشہ کا اقتباس پیش کر رہا ہوں۔

سلسلہ اقطاب عدلیہ — سلسلہ اغواث انتظامیہ

سلسلہ اقطاب عدلیہ	سلسلہ اغواث انتظامیہ
جلو دجمالی	جلو دجلالی
وتد سادہ	بدل سادہ
قطب یمنی	غوث یمنی
قطب الکون یمنی	غوث الصور یساری
قطب نذری	غوث بدری
قطب الکون نذری	غوث الصور بدری
قطب سادہ	غوث سادہ
قطب الکون سادہ	غوث الصور سادہ
قطب اصغر	غوث اصغر
قطب الکون اصغر	غوث الصور اصغر
قطب المزار	غوث المزار
قطب اکبر	غوث اکبر
قطب الکون اکبر	غوث الصور اکبر
قطب الکون اکبر الکبار	غوث الصور اکبر الکبار
قطب اعظم	غوث اعظم
قطب الکون اکبر الاعظم	غوث الصور اکبر الاعظم

قطب عالم　　　غوث عالم
قطب الاقطاب　　　غوث الاغواث

قطبُ المدار

خواجہ غریب نواز سید معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے نقشہ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ سلسلہ قطب میں بعض بعض دو سے آٹھ تک جسم رکھتے ہیں یعنی ایک ہی وقت وہ آٹھ مقام پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ کتاب مدار اعظم، در المنظم فی مناقب غوث الاعظم وغیرہ جو اردو کی کتابیں ہیں ان کے علاوہ فارسی عربی کی پرانی بہت سی کتابیں ہیں پڑھیے۔

قطب المدار کی تعریفوں میں بزرگوں نے بہت کچھ لکھا اور کہا ہے چند اقوال پیش کر رہا ہوں۔

حضرت داؤد قیصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ قطب المدار کے وجود کی برکت سے دنیا و آخرت کا قیام و مدار ہے۔ اور وہ حق تعالیٰ سے بے واسطہ فیض حاصل کرتا ہے۔ علامہ ظہیر الدین الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ مدار وہ ہے جس کی ذات سے عجائبات کا ظہور

ہوتا ہے اور یہ درجہ اسے پروردگار عالم کی طرف سے ملتا ہے اور وہ واصل رب ہوتا ہے۔

علامہ محمد علیم الدین صاحب قنوجی نے اپنے رسالہ میں تحریر فرمایا المدار نور بالعرش والنبوۃ یعنی مدار نور ہے عرش و نبوت کا اور فخر حاصل ہے تمام اولیاء پر۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قطب المدار کے ہاتھ میں کائنات کی باگ ڈور ہے۔ درالمنظم فی مناقب غوث اعظم میں بحوالہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی غوث پاک رضی اللہ عنہ تحریر ہے کہ قطب متولہ عالم پر متصرف ہوتا ہے اور وہ بے جہت تمام عالم کو ہتھیلی پر دیکھتا ہے اور جو مدار القطب ہو یعنی قطب المدار تو اس کے اختیارات اور اس کی کیا شان ہوگی۔ یقیناً تمام عالموں پر تصرف رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا لقب مدار العالمین بھی ہے۔

دور حاضر کے علماء کے ساتھ سید العلماء حضرت مولانا آل مصطفےٰ مارہروی (مرحوم) نے بھی اپنے مکتوب میں مدار العالمین تحریر فرمایا ہے جو میرے پاس موجود ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں

آپ کو زندہ شاہ مدار کیوں کہتے ہیں

جناب حمید اللہ میاں نے عرض کیا حضرت ایک بات اور ارشاد فرمایئے تمام شہداء اور اولیاء اللہ وفات کے بعد بھی زندہ ہیں اپنے پروردگار کے نزدیک۔ لیکن خصوصاً آپ ہی کو لوگ زندہ مدار کے لقب سے کیوں پکارتے ہیں۔ لوگ عجیب واقعہ زندہ مدار ہونے کا بتاتے ہیں ؟ -

شیخ محترم نے فرمایا ہاں اچھا کیا آپ نے یہ سوال کر کے ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ کر دیا۔ کیونکہ اس لفظ کی وجہ تسمیہ عرف عام میں غلط اور بے بنیاد مشہور ہے جس کو نہ حقیقت سے کوئی تعلق نہ کتابوں سے کوئی علاقہ۔

آپ نے تمام اولیاء اللہ کے زندہ ہونے کا عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ اور ٹھیک ہی ہے۔ کیونکہ خدائے تعالےٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کو وفات کے باوجود زندہ کہنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جہاد دو طرح کا ہوتا ہے جہاد بالسیف۔ جہاد بالنفس جہاد بالسیف جو خدائے تعالےٰ کے دشمنوں سے تلوار اور ہتھیاروں کے ذریعے کیا جاتا ہے جو جہاد الاصغر کہلاتا ہے۔ جہاد بالنفس جو اپنے ہی نفس کے ساتھ کیا جاتا ہے اور وہ جہاد الاکبر ہے۔ بلاشبہ اولیاء اللہ کی تمام زندگی اپنے رب کی اطاعت اور نفس کی دشمنی میں گذرتی ہے اور اسی حالت میں دنیا کو خیرباد کہہ کر واصل حق ہوتے ہیں اور شہداء کی طرح ان کی بھی روحیں آزاد اور زندہ ہیں۔

اب رہا آپ کا یہ سوال کہ تنہا صرف آپ کو ہی زندہ کیوں کہتے ہیں۔ میرے عزیز! قرآن اور حدیث سے ثابت ہے تمام انبیا و رسل حیات ہیں اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف تنہا ہمارے آقا و مولی سید الکائنات رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو حیات النبی کیوں کہتے ہیں۔

میں نے اپنے بزرگوں اور استادوں سے اس کی وضاحت اس طرح سنی ہے جو قرین قیاس اور لائق قبول ہے اور شبہ کی کوئی گنجائش بھی نہیں۔

تمام انبیاء و رسل حیات اور برحق ہیں لیکن اپنے اپنے مرقد عالی میں نہایت اطمینان و سکون سے آرام فرما ہیں جس طرح ایک زندہ شخص اپنے پلنگ پر سو رہا ہو اور لوگ اسے مردہ نہیں کہتے ہمارے آقا و مولی جن کو خصوصیت ہے حیات النبی کے لقب سے پکارتے ہیں آپ اپنے مرقد عالی میں اس طرح جلوہ فرما ہیں جسطرح زندہ اور جاگتا شخص اپنے کام میں مصروف نظر آتا ہے۔

چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا کام جاری و ساری ہے جیسا کہ اس عالم ظاہری میں جاری تھا۔ خواجہ حضرت سید معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے بزرگوں کے اقوال سے یہ ثابت ہے کہ جو احکام دربار نبوت سے جاری ہوتے ہیں۔ وہ قطب المدار کی جانب پہونچائے جاتے ہیں اور وہاں سے اولیاء اللہ

ہیں تقسیم ہوتے ہیں اب جس کے پاس احکام بھیجے جاتے ہوں اس کو بھی جاگتا ہونا چاہیئے۔ تاکہ احکام مقدسہ کی تعمیل ہو سکے خدائے تعالےٰ اپنے پیارے محبوب سیدی قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مکان ظاہری کے باوجود مزار اقدس میں بیدار رکھکر اپنے حبیب محبوب سید المرسلین فخر کائنات حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے حی الصمد اسم (زندہ مدار) بنایا اسی لیئے حیات ظاہری کی طرح ان کا کام جاری و ساری ہے۔

غالبًا آپ کے سمجھ میں حیات النبی کی خصوصیت اور زندہ مدار کی وجہ تسمیہ آگئی ہوگی۔ یہ ہمارے سرکار سرکاراں سیدی بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کو زندہ مدار کہنے کی وجہ ہے جن کا مرقد عالی دار النور مکن پور شریف میں ہے جو پرتو جمال گنبد خضریٰ سے ضو فگن ہے۔ جس نے اپنی نورانی تابانیوں سے ہمارے قلب و نظر کو آسودہ و سیراب کیا ہے۔

وہ رحمت خلقت یہ مدار دو جہاں ہے
سورج تو مدینہ میں ہے اور دھوپ یہاں ہے

خود ناچیز طاہر علی نے عرض کیا سرکار محترم! میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ سرکار سرکاراں حضرت سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ جب روضۂ اطہر حضور پر نور حبیب رب العالمین رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوئے اور آپ پر استغراق کی کیفیت طاری ہوئی اسی عالم میں

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنی آغوشِ محبت میں لے کر بیعت حقیقی سے سرفراز فرمایا۔ اور اویسیہ نسبتیں ودیعت فرمائیں اور تربیت کے لیے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے سپرد فرمایا اور حضرت مولیٰ نے روحِ مہدیٔ موعود کے سپرد کیا۔ انہوں نے کتبہائے سماوی کا درس دے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف واپس کرتے ہوئے عرض کیا لیجئے، یہ جوان لائقِ ارشاد ہوگیا۔

اب عرض صرف یہ ہے کہ آپ نے اپنے والدِ محترم اور بایزید بسطامی رضی اللہ عنہم سے بیعت اس حاضری سے قبل فرمائی یا بعد میں کیونکہ بعض کتابوں میں قبل لکھا ہے اور بعض میں بعد براہ کرم تصحیح فرما دیجئے۔ اور تاریخی اعتبار سے یہ بیعتیں کس سن میں ہوئیں؟

شیخ محترم نے فرمایا یہ تو میں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ آپ کی پہلی حاضری سنہ ۲۶۰ھ میں ہوئی۔ اب رہا عمر شریف تو آپ کی ولادت شریف سنہ ۲۴۲ھ میں ہے تو بس حساب سے اس وقت آپ کی عمر شریف اٹھارہ سال کی تھی۔ اب رہا یہ کہنا کہ کتابوں میں ایسا لکھا دیکھا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بیعت بعد میں فرمائی۔ اصل میں تقدیم و تاخیر مؤلفین کے سہو سے یا کتابت کی غلطی سے ہوئی۔ کیونکہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہونے کے بعد کسی بیعت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ وہ بیعت مجازی ہے جو آپ نے اپنے والد محترم اور سیدی بایزید بسطامی رضی اللہ عنہم سے سنہ ۲۵۶ھ و سنہ ۲۵۹ھ میں

حاصل فرمائی۔ یہی ظاہری نسبتیں کہلاتی ہیں۔ یعنی جعفریہ مداریہ، طیفوریہ مداریہ، صدیقیہ مداریہ اور بیعت حقیقی جو حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ۲۶۰ھ میں ہوئی وہ باطنی اور روحانی نسبتیں کہلاتی ہیں یعنی اویسیہ مولویہ، مہدویہ مداریہ، جس طرح اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو حاصل تھی۔ حضرت مخدوم اشرف سمنانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اور بزرگوں نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ اویسی اور بھی گذرے ہیں۔ لیکن سلسلہ اویسیہ کسی سے جاری نہیں ہوا۔ الّا سید بدیع الدین احمد قطب المدار قدس سرہٗ کے بہت سے بزرگوں نے اپنے کو آپ سے منسوب کر کے اپنی نسبت اویسیہ بتلائی ہے۔

آپ کے خلیفۂ اجل حضرت قاضی محمود الدین کنتوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے عرض کیا سرکار مجھے شجرہ لکھا دیجئے آپ نے ارشاد فرمایا اکتب اسمك ثم اسمی ثم اسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی اپنا نام لکھو اور میرا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

صداقت!

جناب تصدق حسین صاحب دریافت کیا حضرت میں نے مولویوں کو بیان کرتے سنا ہے کہ حضرت زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ

کھانے پینے اور حوائج ضروریہ سے بے نیاز تھے اور تبدیل لباس کی ضرورت بھی نہ تھی آپ کا لباس کبھی میلا ہوا نہ بوسیدہ۔ آپ مقام صمدیت پر فائز تھے۔ یہ سب کچھ تعجب خیز اور خلاف فطرت بشری ہے۔

شیخ محترم نے فرمایا ہاں میرے عزیز یہ بات بظاہر محیر العقول ہے لیکن جو لوگ خدائے تعالے کی قادریت اور اس کے پیارے رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور ان کے معجزات برحق پر ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے یہ بات قابل حیرت نہیں۔ کیا آپ نے معجزات محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ نہیں پڑھا یا سنا کہ آپ نے چاند کو اشارہ کیا دو ٹکڑے ہو گیا۔ سورج کو اشارہ کیا ڈوبا ہوا مغرب سے ابھر آیا۔ کنکریوں کو اشارہ کیا کافر کے ہاتھ میں کلمہ پڑھنے لگیں۔ دست مقدس سے مسواک زمین پر گاڑدی سرسبز درخت تیار ہو گیا۔ ارے بھائی کیا کیا بتاؤں ہمارے آقا سے ان گنت معجزات ظہور میں آئے جن کا گننا ناہی ناممکن۔

آپ کی شان ہی نرالی ہے۔ آپ کی ذات اطہر حیات النبی ہے اس لئے آپ کے معجزات کا سلسلہ آج بھی ختم نہیں چنانچہ آپ کا یہ سوال بھی ہمارے آقا و مولیٰ سید الکائنات حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزے سے متعلق ہے۔

اب ذرا غور سے سماعت فرمایئے۔ حضرت سرکار سرکاراں سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالے عنہ جب بحکم رسالت مآب فخر کائنات

صلے اللہ علیہ وسلم بجانب ہندوستان روانہ ہوئے بحری راستے کا سفر اختیار کیا جہاز پر سوار ہوئے تبلیغ شروع فرمائی۔ کافروں نے مذاق اڑایا غیظ الٰہی جوش میں آیا جہاز غرق ہوگیا۔ ایک تختے کے سہارے کنارے پر پہونچے تھکے ہارے پریشاں حال بھوکے پیاسے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گذرا تھا کہ عقب سے آواز آئی ـــ بدیع الدین آپ نے مڑ کے دیکھا تو ایک صاحب کھڑے تھے آپ نے دریافت فرمایا تم میرے نام سے کیونکر واقف ہوئے۔ انھوں نے کہا میں نہیں تمام عالم واقف ہیں۔

آپ میرے ساتھ چلئے آپ ان کے ہمراہ ہولیے۔ ابھی تھوڑی ہی دور چلے ہوں گے کہ سامنے ایک بہت بڑا عالی شان پھاٹک نظر آیا دروازے پر دو نورانی بزرگ کھڑے تھے جب آپ قریب پہونچے انھوں نے کہا آیئے بدیع الدین آپ کا عرصہ سے انتظار ہو رہا ہے آپ نے یہاں بھی وہی سوال دہرایا آپ میرے نام سے کیسے واقف ہیں۔ انھوں نے کہا میں نہیں تمام عالم واقف ہیں آیئے میرے ساتھ چلئے آپ اندر داخل ہوئے جو عظیم الشان باغ تھا اس میں ایک محل عالیشان تھا جب محل کے اندر پہونچے صحن میں ایک تخت بچھا ہوا تھا اس پر ایک نورانی بزرگ جلوہ فرما تھے۔

آپ نے نہایت ادب سے سلام عرض کیا۔ بزرگ محترم نے جواب سلام مرحمت فرمایا۔ اور قریب ہی تخت پر بیٹھا یا تھوڑی ہی

دیر میں ایک صاحب دو خوان ڈھکے ہوئے لائے جو سامنے رکھ دیئے گئے۔ بزرگ محترم نے خوان کھولا جس میں شبیر برنج یعنی کھیر تھی اپنے دست مقدس سے نو لقمے کھلائے دوسرا خوان کھولا اس میں ایک جوڑا کپڑا تھا جو اپنے دست اقدس سے پہنایا اور فرمایا بدیع الدین اب تم کامیاب ہو گئے۔

پھر اس کے بعد سرکار سرکاراں سیدنا بدیع الدین احمد مدار العالمین رضی اللہ عنہ کو بھوک پیاس و تبدیل لباس کی ضرورت باقی نہ رہی۔ بلکہ تمام خواہشات نفسانی یک لخت ختم ہو گئیں اور تمام حوائج ضروریہ سے بے نیاز ہو گئے۔ بلکہ وہ جنبش لب حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ بدیع الدین تم کامیاب ہو گئے۔ کیا کامیاب ہو گئے حی المدار ہو گئے (یعنی زندہ شاہ مدار ہو گئے)، یہی تمام کیفیات جو آپ کو ودیعت فرمائی گئیں مظہر صمدیت ہیں۔

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ مقام صمدیت پر فائز تھے زبدۃ الکاملین میں حضرت شاہ عبدالرزاق صاحب بانسوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصیدہ میں اس طرح فرمایا۔

من نہ گویم وصف تو جز آفریں صد آفریں

فیض تو جاری دساری بر سر دنیا و دین

معدن جود و عنایت ساکن عرش بریں

صمدیت از مرتبت حاصل شدہ نور یقیں
کن کرم بہر خدا سید بدیع الدین مدار
عرض کہ بہت سے بزرگوں نے کہا اور لکھا ہے کہ آپ مقام
صمدیت پر فائز تھے اور تمام حوائج ضروریہ سے بے نیاز تھے۔
دراصل خدائے تعالےٰ نے جس کو چاہا اپنی ذات وصفات
کا مظہر بنایا اور اپنی نشاندہی کروائی۔ ایسے ہی مخصوص بندوں کے
لئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ تخلقوا باخلاق اللّٰہ و
اتصفوا بصفات اللّٰہ۔
یہی بزرگی کی علامت ظاہری ہے کہ جب کسی بزرگ کے
حضور حاضری ہو تو اس کے سامنے پہونچتے ہی خدا تعالےٰ کے عرفان
کی تجلی قلب و نظر کو آسودہ کر دے۔ بیان تو بہت کچھ ہے۔ لیکن
وقت نہیں غالباً آپ سمجھ گئے ہی ہوں گے اور مطمئن بھی ہو گئے ہوں
گے۔

مادرزاد ولی!

حضور یہ واقعہ شیر برنج کھلانے کا جو ابھی آپ نے بیان فرمایا
اس وقت سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عمر کیا تھی اور یہ بھی
اس سے قبل آپ نے بیان میں ارشاد فرمایا تھا کہ حضور سیدی زندہ
شاہ مدار رضی اللہ عنہ مادر زاد ولی تھے برائے مہربانی مادر زاد ولی کے

بارے میں بھی سمجھا ہے چونکہ ولی تو کسبی ہوتا ہے ۔

شیخ محترم نے فرمایا ہاں میں سمجھ گیا جو کہنا چاہتے ہو بلاشبہ آپ مادرزاد ولی ہیں آپ کو ورثہ نبوت سے خدا تعالے نے سرفراز فرمایا۔ نبوت کسبی نہیں وہبی ہے اور ورثہ بھی وہبی ہے جب عالم ارواح حقیقت میں انبیاء و رسل کا تقرر ہوا وہیں ان کے ورثہ داروں کا۔ چنانچہ انھیں ورثہ داروں میں سرکار سرکاراں سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ ہیں۔ عالم ارواح حقیقت سے جب چلے صلب پدر و رحم مادر سے گذرتے ہوئے دنیا میں بامیراث آئے آپ کے مادرزاد ولی ہونے کے ثبوت میں طفولیت و رضاعت اور شکم مادر کے زمانے کے بہت سے واقعات ہیں جن کو دیکھ کر اولیائے اکابر نے تصدیق و تائید کی جن کو میں پہلے بیان کر چکا ہوں اب رہا شیر برنج کے کھانے کا واقعہ یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ اب آپ کو ولایت عطا کی گئی ۔ بلکہ ایک مادر زاد ولی کو مرتبہ مداریت و صمدیت سے نوازا گیا ۔ اور اعلام مداریت اور صمدیت کے لئے ایک ایسی کرامت عطا کی گئی ۔ یعنی کھانے پینے بلکہ تمام حوائج ضروریہ سے بے نیاز کر دیا گیا۔ تاکہ اس نشانی کے ذریعہ تمام عالم پر آپ کا مرتبہ روشن ہو جائے۔

قطب المدار خلیفۃ اللہ فی الارض اور جانشین رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہے ۔ حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد رضی اللہ تعالے عنہ کو چالیس سال کی عمر شریف میں حضور اکرم صلے

اللہ علیہ وسلم نے نو لقمے کھیر بہشت کے کھلائے اور ایک حلہ بہشتی پہنا کر اس اعلیٰ مرتبہ کو تفویض فرمایا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اللہ تعالےٰ نے ٹھیک چالیس سال کی عمر میں اعلان نبوت کے لئے حکم فرمایا۔ ہر چند کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم مٹی در پانی میں تھے لیکن اس کے باوجود حق تعالےٰ نے اپنے محبوب کو سلسلہ وقت کے آخر میں پیدا فرما کر چالیس سال کی عمر تک نبوت کے اعلان کی اجازت نہیں دی۔ چنانچہ سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضہ کی عمر جب چالیس سال کی ہوئی کھیر کھلائی گئی۔ لباس پہنایا گیا۔ اور کہدیا گیا جاؤ بدیع الدین تم کامیاب ہو گئے گویا اذن اعلام مداریت اور صمدیت عطا کیا گیا۔

یہ واقعہ ۲۸۲ھ کا ہے اسی جائے وقوع کے قریب ایک پہاڑ ہے جس پر آپ بارہ سال چلہ کش رہے یعنی ۲۹۴ھ تک اور دعائے سیفی کا ورد فرماتے رہے یہاں سے جب آپ اٹھے تو سندھ کاٹھیاواڑ وغیرہ کا دورہ فرمایا اور تبلیغ شروع فرمائی سندھ کا راجہ بلوان سنگھ بھی ایمان لے آیا۔ جس کو آپ نے زور آور کے لقب سے پکارا شہزادوں کو پیغام حق دے کر اللہ والا بنادیا۔ یہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ بغرض حج حجاز کے لئے روانہ ہوئے جس راہ سے گذر ہوتا عشق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پھول بکھیرتے ہوتے چلتے ان گنت لوگوں کے

غلامیٔ مصطفےٰ کا پٹا گلے میں ڈالدیا۔ آپ نے ہندوستان سے سات
حج ادا کئے، چودہ سو مقام ایسے ہیں جہاں آپ چلہ کش ہوئے چالیس
دن سے کم کا کوئی چلہ نہیں یوں تو بارہ بارہ سال اور اکیس سال
کے چلے بھی ہیں ان چلوں سے مراد یہ ہے کہ بغرض تبلیغ دین قیام
کرنا وہ مقام جہاں جہاں آپ نے قیام فرمایا آج بھی وہ مقام آپ
کے نام سے موسوم ہیں کہیں مدار چلہ، کہیں مدار ٹیکری، مدار گیٹ
مدار ڈھال، مدار پہاڑی، مدار پور، مدار نگر، مدار باؤلی کہا گیا تبادیں
غرض کہ وہ مقام آپ کی تشریف آوری کی نشاندہی کر رہے ہیں
آپ نے پوری زندگی تبلیغ دین متین میں صرف فرمائی۔

سرزمین مکن پور میں تشریف

آوری اور وفات شریف

جناب اصغر علی صاحب نے عرض کیا حضور والا جاہ مکن پور شریف
کس سن میں تشریف لائے اور اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی تھی
اور کس سن میں آپ کی وفات ہوئی۔

شیخ محترم نے فرمایا مکن پور پہلے سے کوئی آباد مقام نہ تھا
ایک گھنیرا جنگل تھا یہاں ایک بہت بڑا تالاب تھا ہی غیر آباد مقام

آپ کی آرام گاہ ہے۔ جس کی نشاندہی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم رویا میں فرمائی تھی آپ اس سرزمین پر مع اپنے خاندان ذوی الاحترام کے ۸۱۸ھ کو پہونچے اور یہاں قیام فرمایا آپ کے قیام کی وجہ سے دنیا آکر آباد ہونے لگی۔

اس بستی کا نام ابتدا میں خیر آباد رکھا گیا کیونکہ تاریخی اعتبار سے ۸۱۸ھ سے آبادی کا آغاز ہوا اور خیر آباد ۸۱۸ھ ہی ہوتے ہیں۔ بعد میں آپ نے اپنے مرید محبوب مکن سرباز مداری کے نام کی مناسبت سے مکن پور رکھدیا حالانکہ مکن سرباز لقب ہے جو سرکار محترم نے عطا فرمایا نام آپ کا خیرالدین ہے اس لئے پہلا نام بھی آپ کے نام کے مناسب ہے۔

حضور سیدی مدار العالمین نے بقیہ عمر یہیں تمام فرمائی ۸۳۸ھ میں اس جہان فانی کو خیرباد فرماکر واصل حق ہوگئے۔ عمر شریف آپ کی پانچسو چھیانوے ۵۹۶ سال کی ہوئی۔

جناب رمضان علی صاحب نے عرض کیا حضور والا یہ ایسن ندی جو مکنپور میں جاری ہے۔ یہ آپ کی تشریف آوری سے قبل کی ہے یا بعد کی؟ اس دریا کی بابت عجیب وغریب واقعات سننے میں آتے ہیں۔ اس دریا کی کیا حقیقت ہے زحمت ہوگی کچھ وضاحت فرمادیجئے۔

شیخ محترم نے فرمایا ایسن ندی درحقیقت سرکار کی ایک

کرامت ہے۔ جو رہتی دنیا تک ظاہر رہے گی۔ جب حضور والا جاہ اس سرزمین پر تشریف لائے۔ تو یہاں جو تالاب تھا خشک ہو گیا آپ نے اسی تالاب میں قیام فرمایا۔ آج جس جگہ آپ کا روضہ منورہ تعمیر ہے تالاب کے خشک ہو جانے سے پانی کی دقت پیش آئی۔ آپ کے ہمراہ خلفاء و مریدین کی کثیر تعداد تھی۔ حضور والا جاہ سے پانی کے متعلق عرض کیا گیا کہ حضور پانی کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے اپنا عصاء مبارک شاہ یٰسین عرف ایسن رحمتہ اللہ علیہ کو مرحمت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مغرب سے مشرق کو ایک لائن کھینچ دو انشاء اللہ پانی مل جائے گا۔

چنانچہ شاہ ایسن رحمتہ اللہ علیہ نے حکم کی تعمیل فرمائی۔ اور عصاء مبارک سے ایک ہلکی سی لکیر کھینچ دی۔ اس معمولی جنبش یعنی لکیر کا نام دریائے ایسن ہے۔ جو میرے سرکار کی ادنیٰ کرامت ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ یہ دریا شاہ ایسن رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے منسوب و موسوم ہے اس دریائے ایسن سے مسلسل کرامتیں ظہور میں آتی رہتی ہیں۔

ایک خاص وقت اور تاریخ پر لوگ اس کا پانی بھر لاتے ہیں اور کھیر پکاتے ہیں اور سرکار سرکاراں رضی اللہ عنہ کا فاتحہ کرتے ہیں جو بھینس کے دودھ سی سفید اور ذائقہ دار ہوتی ہے ہزاروں مریض غسل کرتے ہیں اور اللہ شفایاب فرماتا ہے میں ہزاروں

واقعات کہاں تک گناؤں جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں دو واقعے بیان کئے دیتا ہوں۔

ایک مجذوم بہار سے اجمیر شریف حضرت سید خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا اور سرکار اجمیر سے عرض و معروض کیا۔ اسی رات اس نے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا تو مکن پور شریف جا اور آستانۂ عالیہ قطب المدار پر عرض و معروض کر چنانچہ وہ مجذوم مکن پور شریف کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور دریائے ایسن کے کنارہ پر پہونچا ایک غیبی آواز سنی تو پیچھے جا یہ آواز سنتے ہی دریا کے ایک کنڈ کے کنارے پہونچکر اس نے اپنے ہاتھ دہیر کپڑے سے باندھے اور یہ کہا سرکار میں خود نہیں آیا بلکہ بھیجا ہوا آیا ہوں اب اگر مایوس کر رہے ہیں تو میں واپس نہ جاؤں گا۔ آپ کے دریا میں لاکھوں بیمار غسل کر کے صحت یاب ہوتے ہیں میں اس میں گر کر جان دے دوں گا۔ یہ کہکر اس نے خود کو دریا میں گرا دیا لیکن گرتے ہی ایسا معلوم ہوا جیسے کسی نے گیند باہر پھینک دی ہو جب باہر اس جذامی نے اپنے کو پایا تو دیکھا اس کا جسم بالکل بے داغ تھا جیسے کبھی اس میں بیماری تھی ہی نہیں۔

حکم کی تعمیل میں واپس چلا گیا تین ماہ کے بعد جب واپس آیا آستانۂ عالیہ پر حاضری دی لوگوں سے اپنا اصل حال بتاتا اور

حال بتاتے بتاتے فرط مسرت سے اس کے آنسو چھلک آتے اس کا
نام ہے شمشیر قادری ساکن موضع ہلکا بہار۔

موضع نادیا ضلع ودیشہ کا ایک واقعہ ہمارے ہی مرید کا ہے
کاتک کا زمانہ تھا گُڑ کا کڑھاؤ چڑھا ہوا تھا چاشنی تیار تھی بارہ یا
تیرہ سال کا بچہ چاشنی میں گر پڑا قریب ہی اس کا باپ بیٹھا تھا برجستہ
منھ سے نکلا دہائی ہے مدار کی بچہ نکال لیا گیا لیکن پوست دوست
ادھڑ گیا تھا ڈاکٹروں نے علاج کیا خدا کے فضل وکرم سے صحت مند ہو گیا
لیکن پنڈلیاں رانوں سے چپک گئیں تھیں ہر جہتی کوشش کے باوجود
نہ چھوٹ سکیں یہ لوگ جب ماگھ کے مہینے میں مکن پور شریف تشریف
لائے تو اس بچے کو بھی ساتھ لے کر آئے میواتی قوم کا اصول ہے بغیر
دریائے ایسن میں غسل کیے آستانۂ عالیہ قدسیہ پر حاضر نہیں ہوتے
چنانچہ دریا میں غسل کرانے کے لئے بچے کو لے گئے۔ جب بچے کو دریا
میں بٹھایا بس خدا کی شان کہ وہ بچہ جو چھ سو میل بیٹھ پر بند ھکر آیا
تھا اب وہ دریائے ایسن میں غسل کرنے کے بعد اپنے پیروں سے
چل کر لوگوں نے دیکھا آستانۂ عالیہ قدسیہ پر حاضری دینے جا رہا ہے
اللہ اکبر اللہ کے محبوب کے محبوب حضرت سیدی زندہ شاہ مدار رضی
اللہ عنہ کی ایسی کرامت دیکھکر دنیا ششدر تھی۔

ایسے ہزاروں واقعات ظہور میں آتے رہتے ہیں یہ سب
فیضان قطب المدار رضی اللہ عنہ ہے یہ دریائے ایسن جس کے

فیضان اور عظمت و حرمت کی دنیا قائل ہے ۔

آج قائل ترا ہر ایک بشر ہے الیسن
تیرا قطرہ نہیں تابندہ گہر ہے الیسن
تیرے پانی میں جو امرت کا اثر ہے الیسن
یہ شہنشاہ ولایت کی نظر ہے الیسن
جسم کی اصل ہے کیا روح شفا پاتی ہے
واقعی تجھ کو مسیحا نفسی آئی ہے !

جناب انور علی صاحب نے عرض کیا حضرت مکھنا دیو سے متعلق عجیب عجیب قصے سننے میں آتے ہیں مکھنا دیو کے بارے میں ضرور بتا دیجئے کہ تاریخی اعتبار سے اس کی کیا حقیقت ہے ؟۔

شیخ محترم نے فرمایا جب سرکار سرکاراں رضی اللہ عنہ اس زمین پر تشریف لائے اور یہ علاقہ جو جوگیوں سے بھرا ہوا تھا اس زمانہ میں ہندوستان میں جوگیوں کی بڑی تعداد تھی وہ شیطانی عملیات کے ماہر تھے اپنے کرتبوں سے لوگوں کو مرعوب کئے ہوئے تھے بڑے بڑے راج راجگان ان جوگیوں کے سامنے سر خم کرتے تھے ۔

آپ کے خلفاء با وقار کی کوششوں سے جب وہ مسلمان ہو گئے انھیں میں مکھنا دیو نام کا بھی ایک شخص تھا جو داخل اسلام ہوا اور اطاعت

قبول کی اور وہ اپنے قبیلے کا سردار و ذی اثر تھا جس کی وجہ سے اس کا نام آگے آگے رہتا تھا۔

محققین بیان کرتے ہیں کہ جب یہ شخص مسلمان ہوا حضور سیدی بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ نے بڑی محبت سے اس کا نام خیر الدین رکھا اور جب توجہ سرکار رضی اللہ عنہ سے تصوف کی راہوں میں اپنی جد و جہد بے پناہ سے کمال حاصل کیا تو حضور والا جاہ نے مکن سرباز کے لقب سے سرفراز فرمایا یعنی (سر سے کھیلنے والا) یہ تصوف کی اصطلاحوں میں ایک اصطلاح ہے حضرت خیر الدین مکن سرباز رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک مکن پور شریف میں بستی سے متصل ہے۔ سالانہ چیت کے مہینے کے پہلے دوشنبہ کو عرس ہوتا ہے انھیں بزرگ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ کفر کے زمانہ میں لوگ انھیں مکھنا دیو کہتے تھے۔

جناب مولانا نعیم اللہ خاں سہروانی نے عرض کیا سرکار محترم زحمت ہوگی تشریح چاہتا ہوں میں نے آستانہ عالیہ سیدنا زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ پر حاضری دی ہے ہندوستان میں بہت سے اولیاء اللہ کے اعراس ہوتے ہیں لیکن حضرت والا جاہ رضی اللہ عنہ کے عرس شریف کا رنگ ہی کچھ الگ نظر آتا ہے اور آستانہ مقدسہ کا طریقہ اور وہاں کے دستور الگ ہی معلوم ہوتے ہیں قوالیوں کا کوئی پروگرام ہوتا نہیں حرم اول میں روشنی کا انتظام نہیں اور نہ روضہ شریف

کے قریب عورت جاتی ہے اور روضہ شریف میں چادروں صرف عالیہ
نصب ہیں وہ بھی الفضف میں ہیں۔ کوئی شخص اللہ الدعن کی ...
نہیں کرسکتا یہ تمام اصول قدیمانہ ہیں یا حال ہی میں بنائے گئے ہیں
براہ کرم اس پر کچھ روشنی ڈالئے۔

شیخ محترم نے فرمایا | میرے عزیز بات دراصل یہ ہے کہ میرے
سرکار رضی اللہ عنہ کے روضہ اطہر کی حاضری کا طریقہ یا عرس شریف
کا انداز یا آستانہ عالیہ قدسیہ کے دستور میں نے تو اب تک اس کو
اس طرح سمجھا ہے۔ میرے سرکار نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا
ہے "جو شریعت و سنت سے متابعت اور مطابقت نہیں کرتا مجھے اس
کی ضرورت نہیں ٹوٹ جائے جسے ٹوٹنا ہو جڑ جائے جسے جڑنا ہو"۔

چنانچہ آپ کے خلفاء و مریدین سنت و شریعت کا بے حد پاس
رکھتے تھے آپ کی وفات کے بعد آپ کے متبعین نے جو حاضری کے
انداز اور سالانہ اجتماعات کے دستور اور خانقاہ عالیہ قدسیہ کے طریقے مرتب
کئے۔ اس میں شریعت و سنت کا احترام ملحوظ رکھا گیا مزار پر عورتوں کا جانا
چراغ جلانا کھانا کھانا وغیرہ غیر مشروع ہے۔

جیسا کہ حضرت خواجہ سیدی حسن البصری رضی اللہ عنہ کے ایک
قول سے تائید ہوتی ہے آپ نے ایک شخص کو قبرستان پر کھانا کھاتے
ہوئے دیکھا فرمایا یہ شخص منافق ہے ہمراہیوں نے عرض کیا یا امام المسلمین
اس شخص میں منافقت کی کون سی علامت ہے فرمایا دیکھتے نہیں ہو

قبرستان میں آکر بھی اس کو آخرت یاد نہ آئی اور کھانے میں مصروف ہے
روضۂ اطہر آقائے کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم پر لوگ حاضری
دیتے ہیں مزار مبارک کے قریب کہاں جاتے ہیں جالیاں نصب ہیں
جالیوں سے بھی مزار مقدس نظر نہیں آتا کیونکہ مزار انور پہ چاروں
طرف سیاہ پردے لٹکے ہوئے ہیں اور روضۂ منورہ میں کسی قسم
روشنی کا اہتمام نہیں ہوتا اور نہ قوالیوں کا دستور۔ یہ روضۂ مدار پرتو
جمال گنبد خضریٰ سے جگمگا رہا ہے۔ آپ خاندانی رسالت کے
روشن چراغ ہیں۔

آپ کی چھ سو سالہ زندگی عین سنت کے مطابق گذری ہے
چنانچہ یہ آپ ہی کا آستانۂ مقدسہ ہے لہذا عین سنت کے مطابق
یہاں کے معمولات ہیں یہ الگ بات ہے کہ یہاں لاکھوں کی تعداد
میں زائرین حاضر ہوتے ہیں اور وہ اپنی لاشعوری اور بے بصری کی بنا
پر کوئی عمل خلافِ سنت کر گذریں تو قاعدۂ کلیہ نہیں ہو سکتا۔

آپ نے دیکھا ہوگا عرس شریف کے موقع پر علمائے کرام اپنی نورانی
تقریریں اور نعت و مناقب خواں حضرات اپنا اپنا کلام بطور نذر
پیش کرتے ہیں۔ عوام نوافل اور تلاوت قرآن مجید کی سعادتیں
حاصل کرتے ہیں۔ فقراء اپنے اشغال اپنے پیران طریقت کے مطابق
عمل میں لاتے ہیں۔ غرض کہ آستانۂ عالیہ پر اس بات کا ابھی بھی
لحاظ رکھا جاتا ہے کہ جو معمولات سلف سے مقرر ہیں وہ کسی طرح بھی

ختم نہ ہونے پائیں نہ کوئی نئی رسم جاری ہوسکے خدا کا شکر ہے یہ آستانہ عالیہ قدسیہ آج بھی خرافات سے پاک ہے۔

لیکن میرے عزیز اس بیان کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ یہ میرا دوسری خانقاہوں کے رسومات کی تذلیل کرنا ہوا میں نے جو کچھ کہا آپ کے سوالات کے تحت اللہ تعالے ہمیں و آپ سب کو وہ زندگی عطا فرمائے جو خود اس کو اور اس کے محبوب کو پسند ہو۔

تجلیات حقیقت کی جلوہ فرمائی
در مدار دو عالم پہ آکے دیکھو تو
وہ سامنے ہے کمال عروج کی منزل
جبین شوق ادب سے جھکا کے دیکھو تو

جناب نور الحسن خاں صاحب سپروائزر شاہ آباد ضلع ہردوئی نے عرض کیا

کہ حضرت ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں میں نے کچھ کتابوں میں پڑھا اور کچھ مولویوں کو بیان کرتے سنا ہے کہ قادری چشتی سہروردی نقشبندی وغیرہم کے اکابرین سلسلۂ عالیہ مداریہ دامت برکاتہم کے فیوض و برکات اور نسبتیں حاصل کی ہیں لیکن کچھ ایسی بھی کتابیں پڑھنے میں آئیں اور لوگوں کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ صرف چار ہی سلسلے ہیں یعنی قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، میرے والد اور کچھ خاندان کے افراد سلسلۂ رزاقیہ سے وابستہ ہیں معلوم یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ

سلاسل عالیہ مداریہ سے جیسے مربوط ہیں اور سلسلۂ عالیہ کا آغاز کب ہوا زحمت ہوگی کچھ فرما دیجئے ؟ ۔

شیخ صاحب نے فرمایا آپ کے سوال کا جواب میرے پچھلے بیانوں کا ماخذ ہو سکتا ہے اور وضاحتیں کتابوں میں موجود ہیں "کتاب سید الاقطاب" مولفہ جناب الحاج مولانا سید غلام السبطین صاحب جعفری مداری میں بڑا جامع جواب موجود ہے اور میں نے خود ایک کتاب "شمس الافلاک" کے نام سے تالیف کی ہے جس میں پوری وضاحت موجود ہے حاصل کیجئے اور پڑھیئے ۔

جناب نور الحسن خان صاحب نے عرض کیا کتابیں جب حاصل ہوں گی تب پڑھوں گا فی الحال کتاب والے میسر ہیں تو کیوں نہ موقع سے فائدہ اٹھاؤں بس مختصر سی روشنی ڈالدیجئے کرم ہوگا ۔

شیخ محترم نے فرمایا برائے تشفی مختصر ذکر کئے دیتا ہوں لیکن اچھا ہی ہوگا کہ آپ کتابیں منگائیں کسی شخص نے لکھ دیا یا بیان کردیا کہ صرف یہی چار سلسلے ہیں یہ لکھنے یا بیان کرنے والے لاعلم ہیں یا عصبیت کے شکار ہیں جو حقیقت و دیانت کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو صحیح سمجھ عطا فرمائے ۔ آپ کو پہلے میں اب وہ چار سلسلے بتاؤں جن کا تذکرہ وہ ناواقف کرتے ہیں بیان تو بہت طویل ہے

لیکن مختصر تذکرہ کر رہا ہوں۔

سلسلہ قادریہ | یہ پانچویں صدی ہجری میں جاری ہوا اس سلسلے کو سیدی غوث الاعظم عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے منسوب کرتے ہیں تو حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ولادت سنہ ۴۷۱ھ میں ہوئی ہے۔

سلسلہ چشتیہ | سلسلہ چشتیہ حضرت سیدی خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کرتے ہیں تو خواجہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شریف سنہ ۵۳۱ھ میں ہوئی۔

سلسلہ سہروردیہ | یہ حضرت خواجہ سیدی شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کرتے ہیں تو آپ کی ولادت شریف سنہ ۵۳۹ہجری میں ہوئی۔

سلسلہ نقشبندیہ | یہ حضرت خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہے جن کی ولادت شریف سنہ ۷۱۸ھ میں ہوئی۔ اب ذرا غور فرمائیے یہ سلاسل جو پانچویں چھٹی اور آٹھویں صدی ہجری میں جاری ہوئے ہیں اور جن بزرگوں سے منسوب اور مربوط ہیں ان بزرگوں کا بھی کوئی سلسلہ تھا یا نہیں اور تھا کونسا سلسلہ تھا۔ چونکہ حضور اقدس رحمت کل فخر کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جو تمام سلاسل کا مرجع و منبع ہیں تو ان سلاسل اور باطنی

سلاسل اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو پانچسو، چھ سو آٹھ سو سال کا خلا ہے تو درمیان میں جو بزرگ ہیں ان کا بھی کوئی سلسلہ ہے یا نہیں اور خود یہ بزرگ جن سے وابستہ ہوئے ان کا بھی کوئی سلسلہ تھا یا بے سلسلہ تھے۔

ارے بھائی یہ چار سلسلے بنانے والے سرے سے ناواقف ہیں ان کو نہ بزرگوں کی کتابیں پڑھنے کی مہلت نہ بزرگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع یہ تو کچھ الٹی سیدھی سن بھاگے یا تنگ نظری کا شکار ہیں ان کو حقیقت وصداقت سے کیا علاقہ دراصل بزرگوں نے جو لکھا ہے وہ پڑھئے میں یہاں ایک مختصر تبصرہ کئے دیتا ہوں۔

چار پیر چودہ خانوادہ

جو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی سے تمام سلاسل بنیاد اور مختار ہیں کیونکہ سلسلۂ خاص ایک ہی ہے اور وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے پھر اس سے متعلق تصوف میں یعنی صوفیائے کے یہاں ابتدا میں چار پیر اور چودہ خانوادے کہلائے۔

چار پیر حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام

حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ

چودہ خانوادے | حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ سے چودہ خانوادے ہوئے جن میں نو خانوادے قادر اور پانچ خانوادے چشت کہلائے۔

نو خانوادے جو قادر کہلاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) جیبان (۲) طیفوریان (۳) کرخیان (۴) سقطیان (۵) جنیدیان (۶) گاذریان (۷) طوسیان (۸) فردوسیان (۹) سہروردیان

پانچ خانوادے جو چشت کہلاتے ہیں وہ یہ ہیں

(۱) زیدیان (۲) ایازیان (۳) ادھمیان (۴) ہبیریان (۵) چشتیان۔

یہ سب چودہ خانوادے کہلائے اور ان سے بہت سے سلسلوں کا اجراء ہوا اور ان سلسلوں سے بہت سے طریقے جاری ہوئے ابھی بھی نئے نئے طریقے کسی بزرگ سے منسوب ہو کر جاری ہو رہے ہیں لیکن ہر ایک کا مرجع و منبع سید الرسل سردار الانبیا رحمت کل جہاں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم ہے ۔

بہر حال سلاسل اور خانوادوں پر بہت سی پرانی کتابیں موجود ہیں جو بزرگوں نے لکھی ہیں۔ جن میں پوری وضاحتیں ملیں گی ۔

اب میں اپنے سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کے سلسلے کو بتاؤں. آپ کا سلسلہ دوئم خانوادے سے ہے جس کو طیفوریہ مداریہ کے لقب سے پکارتے ہیں سلسلوں کا اجراء خانوادوں سے ہوا جیسا کہ میں پیچھے کہہ چکا ہوں ۔

یہ خانوادہ دوئم جو حضرت بایزید بسطامی عرف طیفور شامی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے جس کے سلسلے کا اجراء تیسری صدی ہجری میں حضرت سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ سے ۲۵۹ھ میں ہوا جو چاروں واسطوں کے بعد جناب رسالت مآب فخر کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے ۔

اب آپ کا سوال یہ ہے کہ سلسلہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ نقشبندیہ، قلندریہ وغیرہ کے اکابرین نے سلسلہ مداریہ دامت برکاتہم سے فیوض و برکات اور نسبتیں حاصل کیں ۔

بالکل درست و صحیح ہے جس کی شہادتیں بزرگوں کی کتابیں دے رہی ہیں اور وہ اکابرین نے جن سے سلسلہ چشتیہ، قادریہ نقشبندیہ، سہروردیہ، قلندریہ وغیرہ ہندوستان و دیگر ممالک میں پھیلے ہیں خود ان ہی بزرگوں نے اپنی کتابوں میں جو شجرات تحریر

فرمائے ہیں ان میں خود کو سلسلہ عالیہ مداریہ سے منسوب و مربوط کیا ہے۔ حضرت شاہ اجمل بہرائچی و حضرت مولانا حسام الدین سلامتی اور مخدوم جہانیان جہاں گشت اللہ نے براہ راست سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نسبتیں حاصل ہیں جو ابتداء ہیں قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی ہیں اور بعد میں سلسلہ مداریہ سے وابستہ ہوئے اور سلسلہ عالیہ مداریہ قدسیہ کے فیوض و برکات قادریوں، چشتیوں، سہروردیوں، نقشبندیوں میں جی بھر کر تقسیم فرمائے اور مداری بتاتے رہے دراصل نگہ قطب المدار نے ان کے قلوب کو آسودہ و سیراب کر دیا۔

ہمارے سلسلہ عالیہ قدسیہ مداریہ میں فقرائے ہفت گروہ جو مشہور ہیں ان میں چار خالص مداری ہیں اور تین ابتداء میں قادری چشتی، نقشبندی، سہروردی، قلندری وغیرہم جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں۔ یعنی خادمان مداری، دیوان گان مداری، عاشقان مداری طالبان مداری، یہ خالص مداری ہیں ان کے علاوہ سلسلہ اجملیہ، حسامیہ اور مخدومیہ یہ ہر سہ سلاسل دیگر نسبتوں کے ساتھ مداری ہیں ان ہی ساتوں کو ہفت گروہ مداریہ کہتے ہیں ان سے تمام عالم میں فیوض و برکات سلسلہ عالیہ قدسیہ مداریہ جاری و ساری ہیں۔

جناب الحاج منشی قاسم علی صاحب جبلپوری نے عرض کیا

حضرت جاہ والا کیا فاضل بریلوی جناب احمد رضا خان صاحب

کو بھی سلسلۂ عالیہ مداریہ قدسیہ پہونچا ہے ؟۔

شیخ صاحب نے فرمایا! فاضل بریلوی ہی پر کیا منحصر سلسلہ برکاتیہ مطاہرہ مارہرہ شریف سے جو بھی منسوب و مربوط ہیں ان سب کو پہونچتا ہے یہ الگ بات ہے کہ کچھ بلب ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہولڈر میں تو لگے نظر آتے ہیں لیکن روشن نہیں ہوتے ۔

حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی نے خود جہاں قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ وغیرہ کی نسبتیں تحریر فرمائی ہیں وہاں نسبت بدیعیہ مداریہ بھی تحریر فرمائی ہے کیونکہ یہ تمام نسبتیں، عارف باللہ حضرت شاہ سید ابوالحسن نوری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہیں اور آپ کے اس سلسلۂ عالیہ قدسیہ سے جتنے لوگ منسوب و مربوط ہیں سب مداری ہیں یہ الگ بات ہے کہ کسی پہ قادریت کا غلبہ ہے اور کسی پر چشتیت کا کسی پر سہروردیت کا اور کسی پر نقشبندیت کا اور یہ لوگ ذرا غور کریں کہ انھیں کے سلسلے کے اعلیٰ مرتبت بزرگوں کی نسبت کس سے منسوب و مربوط و مضبوط ہے یا نہیں

عارف باللہ حضرت سید شاہ ابوالحسن احمد نوری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیف "النور والبہا فی اسانید الحدیث" صفحہ ۷۲ مطبوعہ وکٹوریہ پریس بدایوں میں اپنا شجرہ عالیہ مداریہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً پیش کیا ہے کتاب حاصل کیجئے مطالعہ کیجئے۔ اگرچہ اور کتابوں میں بھی مرقوم ہے لیکن النور والبہا فی اسانید الحدیث یہ کتاب

خود شاہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے میں وہی شجرہ کتاب موصوف کا نقل کئے دیتا ہوں۔

شجرہ عالیہ البرکاتیہ المداریہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ والہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد فیقول الفقیر ابوالحسن عفی عنہ اجازۃ بالسلسلۃ البدیعیہ المداریہ جدی مرشدی السید آل رسول الاحمدی قدس سرہ عن الحضرت اچھے میاں صاحب عن ابیہ السید حمزہ عن ابیہ آل محمد صاحب عن صاحب البرکات مارہروی عن السید فضل اللہ کالفوی عن ابیہ السید احمد عن جدہ السید محمد صاحب عن جمال اولیاء عن عن شیخ قیام الدین عن شیخ قطب الدین عن السید جلال عبد القادر عن السید مبارک عن السید اجمل عن العارف الاجل الکامل الاکمل مولانا بدیع الحق والدین المدار المکنفوری رحمۃ اللہ علیہ

میں اور بھی شجرات پیش کرتا جو نسبتِ مداریت سے روشن وتابندہ نظر آرہے ہیں لیکن وقت نہیں۔ البتہ ہندوستان میں

تین ایسے بزرگ ہیں جن سے تمام سلاسل منسوب و مربوط نظر آتے ہیں جو قادریت، چشتیت، سہروردیت، نقشبندیت، قلندریت کے سربراہ ہیں وہ براہ راست حضور سرکار سرکاراں سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سلسلۂ عالیہ قدسیہ سے بھی مستفیض ہیں۔ وہ برگزیدہ ہستیاں یہ ہیں۔

حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی، حضرت مولانا حسام الدین سلامتی، حضرت مخدوم جہانیاں گشت رحمہم اللہ اجمعین۔

جناب الحاج منشی قاسم علی جبلپوری نے عرض کیا

حضور والا آپ کو کن کن واسطوں سے سلسلۂ عالیہ قدسیہ مداریہ حاصل ہے؟۔

شیخ محترم نے فرمایا مجھکو دو واسطوں سے سلسلۂ عالیہ قدسیہ مداریہ حاصل ہے۔ اور میں ۹ سال کی عمر میں قصبہ پچھور ضلع گوڑگاؤں ملک میوات میں اپنے قبلہ والد بزرگوار عارف باللہ حضرت مولانا حکیم سید علی شکوہ صاحب جعفری المداری جانشین شاہ این رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانۂ عالیہ سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوا۔ اتفاق سے پھر دو بارہ قبلہ والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سفر میں تھا اور اسی قصبہ پچھور میں پہونچنے کا موقع ہوا نہ جانے کیوں دوبارہ پھر بیعت فرمائی اب میری عمر چودہ سال کی تھی۔ لیکن اس دفعہ اجازت

وخلافت بھی عطا فرمائی اس کے کافی عرصہ بعد یعنی ۱۹۶۹ء میں ایک روز میرے ماموں قبلہ محترم سید جلال الدین صاحب کے ذریعہ میرے عم محترم محقق عصر، زبدۃ الحکماء علامہ حکیم سید ظہیر الحق صاحب مدظلہ العالی نے پیام پہونچایا کہ بیعت ہوجاؤ۔ میں نے سنی ان سنی کردی۔ کیونکہ میں بیعت پہلے ہی ہوچکا تھا۔ اسی روز چار بجے شام سے پہلے جس وقت کے لیے حکم فرمایا تھا۔ مجھ پر کیا کیفیت گذری کیا معاملہ پیش آیا اس کا ذکر نہیں کرنا چاہتا۔ غرض کہ چار بجے شام کو حضرت والا کے ہمراہ آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوا سرکار محترم نے بیعت فرماکر حضور سیدنا مدار العالمین کے سپرد فرمایا اور اس ناچیز کے لیے دعا فرمائی۔ کچھ عرصہ کے بعد سرکار محترم نے حضرت قطب عالم سید ابوالوقار رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ سرکار محترم کے شیخ ہیں اور اس ناچیز کا خاندانی رشتہ حضرت قطب عالم سید ابوالوقار رحمۃ اللہ علیہ سے یہ ہے کہ میرے بڑے بھائی ہیں اور میں نے حضرت کے حکم سے اپنی ایک بچی ان کے صاحبزادے سید منظر علی سلمہٗ کو بیاہ دی۔

ایک روز حضرت والا صفات سے میں نے عرض کیا حضور میرے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ قبلہ والد صاحب مرحوم رحمۃ اللہ نے دو مرتبہ بیعت فرمایا۔ پھر حضور سیدی آقائی ومولائی قبلہ حکیم سید ظہیر الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمایا کیا میری مریدی میں

کوئی نقص رہ گیا تھا یا اور کوئی سبب ہے جو بار بار بیعت کیا گیا حضرت مسکرا دیئے اور فرمایا بیعت پہلی ہی مرتبہ ہو چکی بقیہ بیعتیں نسبت قوی کرنے اور اجرائے نسبت کے لیئے دعا کے طور پر کی گئیں الحمد للہ تمہاری نسبتیں قوی تر ہیں۔ میں نے عرض کیا حضرت یہ طریقہ میرے لئے نیا ہے فرمایا ہاں۔ لیکن یہ ایک راز ہے جس سے تم کو کوئی غرض نہیں یہ کچھ تلخ لہجہ میں فرمایا۔ میں خاموش ہو گیا۔

میں نے دریافت کیا حضرت میں اپنا شجرہ رشد کون سا نقل کروں جو قبلہ والد بزرگوار کے واسطے سے ہے یا قبلہ حکیم سید ظہیر الحق قدس سرہٗ کے واسطے سے فرمایا تمہاری دونوں واسطوں سے بحمد اللہ نسبتیں قوی ہیں اس کے بعد بہت دعائیں فرمائیں۔ اور ہمیشہ محبت و شفقت سے نوازتے رہے اور بحمد اللہ آج بھی ہر سہ بزرگ کے تصرفات و فیوض و برکات جاری و ساری ہیں میں نے ابھی تک اپنا پہلا ہی شجرۂ نسبت پیش کیا لیکن اب میں دونوں واسطوں کے شجرات پیش کر رہا ہوں۔ اور مریدوں کو اجازت دیتا ہوں کہ وہ اپنی ان سے نسبت قائم کریں۔ وما توفیقی الا باللہ

میرا سلسلۂ اولیٰ بعیہ بلا ربہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً

جو قبلہ محترم والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے نظم میں پیش کر رہا ہوں۔

یاالہی حرمت خیر الوریٰ کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفےٰ کے واسطے

استقامت راہ عرفاں میں عطا کر کے مجھے
مشکلیں حل کر مری مشکل کشا کیواسطے

دیتا ہوں خواجہ حسن بصری کا تجھکو واسطہ
منتخب مجھکو بھی کر اپنی ولا کے واسطے

اسرا لیکر حبیب عجمی کے قلب پاک کا
ہاتھ اٹھاتا ہوں ترے آگے دعا کیواسطے

یاالہی میرے دل میں درد الفت بخشدے
بایزید سر گروہ اولیائے کے واسطے

شان استغنا عطا کر مجھکو میرے کردگار
شہ بدیع الدین مدار دوسرا کے واسطے

بخشدے سوز و گداز قلب تو ازغوثن کا
میرے مولیٰ اپنے الطاف و عطا کیواسطے

یاالہی میرے دلکو صبر کی توفیق دے
حضرت محمود حامد پارسا کے واسطے

بھر دے میرے دل میں بھی کیف محبت کی شراب
شہ حبیب اللہ حبیب مصطفےٰ کے واسطے

استقامت کر مری بہر معین الحق ولی
رحم کر ابن علی مقتدا کے واسطے

سید شاہ نظام الحق شہید معرفت
جانفزائے منزل صبر و رضا کیواسطے

کر دے روشن نور ایماں سے مرا قلب سیاہ
شہ سراج الحق کے انوار و ضیا کیواسطے

گرمیٔ خورشید محشر سے بچانا یا الٰہ
شمس الحق روشن میاں شمس ولا کیواسطے

حضرت ابن علی ثانی کا لیکر نام پاک
آیا ہوں دربار میں تیرے دعا کیواسطے

مجھ اسیر معصیت پر رحم کر اے کردگار
حضرت جرأت علی بیرِ ما کے واسطے

صدقے میں عابد علی کے عابد و نمیں کر شمار
صاحب عالم کے زہد و اتقا کے واسطے

فقر کی منزل میں یارب استقامت دے مجھے
مولوی شاہ شکوہ پیشوا کے واسطے

از طفیل پنجتن یارب ولی کو بخش دے
اپنی الفت اپنی چاہت مصطفےٰ کیواسطے

میرا سلسلۂ دوم بدیعیہ مداریہ زاد اللہ

شرفاً و تعظیماً جو ہمارے عارف باللہ، شیخ محترم زبدۃ الحکماء
حکیم سید ظہیر الحق جعفری مداری قدس سرہٗ العزیز
سے حاصل ہے نظم میں پیش کر رہا ہوں

کارساز جزو کل اے کردگار
ہم غریبوں غمزدوں کے غم گسار

بے کساں غم پر رب العالمین
رحم فرما بہر ختم المرسلین

طالب عرفاں پہ بہر مرتضےٰ
کھول دے اپنے کرم کا راستہ

صدقہ میں خواجہ حسن بصری کے دے
اپنے عرفاں کے الٰہی مرتبے

شہ حبیب عجمی کے دل کا واسطہ
بخشدے وجدان حُب مصطفےٰ

صدقہ یارب بایزید پاک کا
نور عرفاں حقیقت کر عطا

از طفیل حضرت قطب المدار
کر عطا ہم بے قراروں کو قرار

مجھ کو بھی میخانۂ ارغون سے
ایک جام ارغوانی بخشدے

صدقہ یارب خواجہ محمود کا
جوہر حسن بصیرت کر عطا

شاہ پیارے کی طرح اے کبریا
مجھ کو بھی دے رنگ اپنے پیار کا

شاہ شاہن کے لئے پروردگار
لاج رکھ لینا مری روز شمار

میرے مولیٰ شاہ ہمنؔ کے لئے
دے چھڑا قید غم و آلام سے
شاہ محمود دوم کا واسطہ
کھول دے اپنے کرم کا راستہ
حضرت معروف کے انوار سے
معرفت کی روشنی مجھ کو بھی دے
تیری رحمت ہی پئے عبد الجلیل
دین و دنیا میں رہے میری کفیل
مجھ کو بھی صدقے میں فضل اللہ کے
کھول دے تو باب اپنے فضل کے
بخشدے اپنے کرم سے بخشدے
شاہ پیارے ثانی کی الفت مجھے
راہ الفت میں ہو میرا رہنما
اسوۂ عبد الجلیل باصفا
محفل دل میں محبت کے دیئے
جگمگا دے نور نجم الدین سے
بہر شمس الدین شہ عالی وقار
کر مرا ذرات طیبہ میں شمار
حضرت کلب علی کا واسطہ
تاب سوز درد کر مجھ کو عطا
شہ ظہیر الحق کے صدقے میں مجھے
جلوۂ حسن بصیرت بخشدے

الٰہی یارب ولی کی ہے یہی !
کر عطا حسن و جمال آگہی !

جناب ذاکر علی شاہ کنگی نے دریافت کیا

حضور یہ حضرت خواجہ سید ابو محمد ارغون، حضرت خواجہ سید ابو تراب منصور، حضرت خواجہ سید ابو الحسن طیفور رحمہم اللہ اجمعین کے متعلق سنا ہے کہ آپ کے برادر زادے ہیں۔ لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ حضور سید بامدار العالمین رضی اللہ عنہ کا زمانہ تیسری صدی کا ہے اور ان ہر سہ خواجگان کا

دور آٹھویں صدی ہجری کا ہے کیا ان حضرات کی بھی عمریں اسقدر طویل ہوئیں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرمائے کہ ان ہرسہ خواجگان میں آپ کا شجرہ کس سے منسوب ہے۔

شیخ محترم نے فرمایا آپ نے فرمایا کہ ہرسہ جواجگان کے متعلق سنا ہے کہ سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے برادر زادے ہیں، برادر زاد کے معنی آپ کے بھائی حضرت خواجہ سید محمود الدین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں اور آپ نے یہ کیا دریافت کیا کہ آپ ان میں سے کن بزرگ سے منسوب ہیں۔ بحمد اللہ یہ ہرسہ جواجگان ہمارے جد ہیں۔

اور انہیں سے منسوب ومربوط ہیں۔ البتہ شجرۂ نسب میں جانشین قطب المدار رضی اللہ عنہ خواجہ سیدی ابو محمد ارغون رحمتہ اللہ علیہ کا نام آتا ہے شجرہ آبائی پیش کر رہا ہوں سمجھ میں آجائے گا

شجرۂ مقدسہ ہرسہ خواجگان

۱۔ فخر کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۲۔ سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

۳۔ شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت سیدنا امام علی اوسط زین العابدین رضی اللہ عنہ

۵۔ حضرت سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

۶۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

۷۔ حضرت سیدنا اسماعیل رضی اللہ عنہ

۸۔ حضرت سیدنا محمد رضی اللہ عنہ

۹۔ حضرت سیدنا احمد اسماعیل ثانی رضی اللہ عنہ

۱۰۔ حضرت سیدنا ظہیر الدین رضی اللہ عنہ

۱۱۔ حضرت سیدنا بہاؤ الدین رضی اللہ عنہ

۱۲۔ حضرت سیدنا قاضی قدوۃ الدین علی حلبی رضی اللہ عنہ

۱۳۔ حضرت سیدنا محمود الدین رضی اللہ عنہ (برادر حقیقی سرکار سرکارا

سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ)

۱۴۔ حضرت سیدنا محمد جعفر رضی اللہ عنہ

۱۵۔ حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۔ حضرت سیدنا نظام الدین رضی اللہ عنہ

۱۷۔ حضرت سیدنا محمد اسحاق رضی اللہ عنہ

۱۸۔ حضرت سیدنا محمد اسماعیل رضی اللہ عنہ

۱۹۔ حضرت سیدنا محمد ابراہیم رضی اللہ عنہ

۲۰۔ حضرت سیدنا محمد داؤد رضی اللہ عنہ

۲۱۔ حضرت سیدنا وجیہہ الدین رضی اللہ عنہ

۲۲۔ حضرت سیدنا کبیر الدین رضی اللہ عنہ

۲۳۔ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

۲۴۔ حضرت سیدنا خواجہ ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ (آپ کے برادر حقیقی حضرت سیدی ابوتراب منصور و حضرت خواجہ سیدی ابوالحسن طیفور رحمہم اللہ اجمعین۔

۲۵۔ حضرت سیدنا خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ حضرت خواجہ داؤد رحمتہ اللہ علیہ

۲۷۔ حضرت سیدنا خواجہ چاند مداری رحمۃ اللہ علیہ

۲۸۔ حضرت سیدنا خواجہ جمال مدار رحمۃ اللہ علیہ

۲۹۔ حضرت سیدنا خواجہ تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ حضرت سیدنا خواجہ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ

۳۱۔ حضرت سیدنا خواجہ خلیق اللہ رحمۃ اللہ علیہ

۳۲۔ حضرت سیدنا خواجہ محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

۳۳۔ حضرت سیدنا خواجہ فضل مدار رحمۃ اللہ علیہ

۳۴۔ حضرت سیدنا عارف باللہ شاہ جرأت علی بیر یار رحمۃ اللہ علیہ

۳۵۔ حضرت سیدنا عابد علی صاحب عابد مداری رحمۃ اللہ علیہ

۳۶۔ آقائی و مولائی مرشدی عارف باللہ حضرت مولانا حکیم سید علی شکوہ رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۷۔ سید محمد ولی شکوہ مداری و سید دارا شکوہ مداری

جناب علی رضا صاحب نے عرض کیا | ابن نے ایسا ہی

سنا ہے کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ سید معین الدین چشتی سنجری رضی اللہ عنہ نے بھی استفادہ کیا ہے۔

شیخ محترم نے فرمایا

ہاں کتابوں میں موجود ہے خصوصاً علامہ قانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جو عربی میں ہے "الکواکب الدراریہ" فی مناقب غوث الاعظم" میں تحریر ہے کہ جب حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ بغداد شریف تشریف لے گئے۔ حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ بھی ملاقات کے لیے تشریف لائے اس وقت حضرت والاغوث پاک رضی اللہ عنہ پر اسم جلالی کا ظہور تھا یعنی جب آپ آسمان کی طرف نظر اٹھا دیتے تو اڑتے ہوئے پرندے جل بھن کر زمین پر گر جاتے۔ یہ کیفیت سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ اے اخی ہمارے جد اعلیٰ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب طائف تشریف لے گئے۔ تو طائف کے شریر اوباش لوگوں نے آپ پر پتھر برسائے آپ کو غصہ آتا بجائے اس کے آپ خدائے تعالےٰ سے دعا کرنے لگے۔ خدایا ان کو عقل سلیم عطا فرما تاکہ تجھ کو اور تیرے نبی کو پہچانیں۔

چنانچہ اے عزیز ہم کو اپنے جد اعلیٰ کی سنت پر ہی زندگی گذارنا چاہیے تاکہ ہمارے دست و زبان و نظر سے خلقت خدا کو

نقصان نہ پہونچے۔ ابھی آپ کی زبان مبارک سے یہ جملہ پورا ہی ہوا تھا کہ خداوند تعالے نے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کی کیفیت جلال کیفیت جمال میں تبدیل فرمادی۔ اسی کو تصوف میں فیض پہونچانا کہتے ہیں۔

کتاب مدار اعظم اور دیگر کتب معتبرہ میں لکھا ہے کہ حضرت بی بی نصیبہ خاتون جو حضرت سیدنا غوث الاعظم کی ہمشیرہ ہیں لا ولد تھیں۔ اپنے بھائی غوث الاعظم سے دعا کے لئے عرض کیا۔ تو حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری خواہش اور تمنا کا حضرت سید بدیع الدین احمد قدس سرہ کی دعا پر انحصار ہے چنانچہ حضرت سیدہ بی بی نصیبہ نے حضور والا سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی جناب میں اپنی استدعا پیش کی اور آپ نے بی بی نصیبہ کو دعا دیتے ہوئے تشفی دی۔ خدا تعالیٰ تجھ کو دو بچے عنائت فرمائے گا۔

چنانچہ خدا تعالےٰ نے آپ کی دعا سے سیدہ بی بی نصیبہ کو دو بچے عنایت فرمائے۔ جن کا نام آپ نے سید محمد اور سید احمد رکھا اور دونوں بڑے پائے کے بزرگ ہوئے اور حضرت والا ہی کی صحبت میں تمام عمر رہے۔ حضرت سید محمد جمال الدین جانمن جنتی رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ دیوان گان مداری جاری ہوا اور بعد میں اس سے بہتر شاخیں نکلیں۔ جن کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں۔ وہ بھی دیوان گان

مداری کہلاتے ہیں۔

اب آپ کا سوال حضرت خواجہ سید معین الدین حسن سنجری چشتی اجمیری کو فیض پہونچا تو انھیں کتابوں میں موجود ہے جب حضور والا جاہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ اجمیر شریف تشریف لے گئے تو کوکلا پہاڑی پر قیام فرمایا جس کو مدار ٹیکری کہتے ہیں۔ اس وقت حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ اجمیر شریف میں تشریف رکھتے تھے۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں تو آپ ان سے ملاقات کے لئے مع مریدوں کے تشریف لے گئے لیکن اپنے تمام مریدین کو پہاڑی کے نیچے چھوڑ دیا اور خود اوپر پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ لکھا ہے کہ خواجہ صاحب آپ کے پاس تین رات اور تین دن بلا کلام و زبان خموش بیٹھے رہے اور تین دن کے بعد پہاڑی سے نیچے اتر آئے اور اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔ ان دونوں بزرگوں میں کیا بات ہوئی۔ سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ لیکن خواجہ بزرگ کی قطب المدار کے حضور حاضری استفادہ کی دلیل ہے۔ نیاز احمد صاحب نیاز بشیری نے اس طرح ان واقعات کو ایک نظم میں منظوم کیا ہے۔

تیری الفت سے دلوں پر بھید الفت کے کھلے
منسلک ہیں سلسلے سے تیرے سارے سلسلے
مرکز انوار فاراں تیرا جلوہ سر بسر
!

خواجۂ اجمیر کو بھی کھینچ لایا کوہ پر
شاہ جیلانی پہ تھا اسم جلالی کا ظہور
جب نظر اٹھتی تھی گر جاتے تھے جل بھن کر طیور
چشم رحمت سے تری سوز تجلی جلال
بن گیا اک آن میں شمع شبستان جمال
چمکے ہیں تیری دعاؤں سے نصیبہ کے نصیب
کر دیئے حق نے عطا دوان کو فرزند نجیب
جاں کنی جس کو کہا تو نے وہ مرد جنستی
تیرے صدقہ میں ملی جس کو دوبارہ زندگی

جناب سخاوت علی صاحب ہرگاؤں نے عرض کیا کہ سرکار سرکاراں رضی اللہ عنہ کے مریدین اور خلفاء، باد خار کی تعداد کتنی تھی!۔

شیخ محترم نے فرمایا مریدین کی صحیح تعداد تو صرف خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے اور جو کچھ لوگوں نے تحریر کیا ہے وہ قیاس پر مبنی ہے چونکہ سرکار زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی پانچ سو چھیانوے سال کی عمر شریف ہوئی جس میں آپ برابر ایک مقام سے دوسرے مقام پر دورہ فرماتے رہے نہ جانے کتنے ملکوں کا دورہ فرمایا۔ کس قدر لوگ حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے ہوں گے البتہ خلفاء، باد تمار کی

جو تعداد لکھی ہے وہ لائق قبول ہے ایک ہزار چار سو بیالیس ۱۴۴۲ حضرات کو آپ نے اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا جنہوں نے اپنی تمام زندگیاں تبلیغ دین واشاعت نسبت میں ختم فرمائیں۔

جناب عزیز شاہ صاحب موہی ثم جبلپوری نے عرض کیا

حضور نے جناب سخاوت علی صاحب کے جواب میں خلفاء باوقار کی تعداد بتلائی لیکن ان کے اسماء نہیں بتلائے زحمت ہوگی اگر خلفاء کرام کے نام بھی بتلائیں؟۔

شیخ صاحب نے فرمایا

مجھکو تمام خلفاء ذوی الاحترام کے سلسلے وار نام تو یاد نہیں۔ بس چند اسماء گرامی پیش کر رہا ہوں سماعت فرمائیے۔

۱۔ حضرت امام العارفین خواجہ سید ابو محمد ارغون جانشین مدار العالمین رضی اللہ عنہ۔

۲۔ سید الاصفیاء حضرت خواجہ سید ابوتراب فنصور رضی اللہ عنہ۔

۳۔ مخدوم العاشقین حضرت خواجہ سید ابوالحسن طیفور رضی اللہ عنہ برادران خواجہ سید ابو محمد ارغون رضی اللہ عنہ اور انہیں ہر سہ خواجگان کی اولاد مکن پور شریف میں آج بھی آباد ہے۔ یہ حضور سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے برادر حقیقی حضرت خواجہ سید

محمود الدین حلبی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں ہر سر خواجگان کو حضور سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ آخری سفر حج سے واپسی [illegible] ہمراہ ہندوستان لائے اور ان کی شادیاں بھی سادات خاندان ہی سے فرمائیں اور منیابت وخلافت عطا فرما کر اپنے پاس ہی رکھا مزارات مقدسہ مکن پور شریف میں ہیں۔ باقی تمام خلفار باوقار کو مقامات تقسیم فرما کر ہدایت کی تلقین فرمائی۔

حضرت خواجہ سید محمد جمال الدین جانمن جنتی رحمۃ اللہ علیہ جنی نگر ہیلسہ بہار میں مزار شریف ہے۔

حضرت خواجہ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ مزار مقدس کلواین۔

حضرت خواجہ قاضی محمود الدین کنتوری رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف کنتور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ سید ابوالحسن میٹھے مدار رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس کنتور شریف میں ہے۔

حضرت خواجہ قاضی سید مطہر قلہ شہر ماورالنہری رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف ماور شریف۔ حضرت خواجہ محمد مداری احمد آباد۔

حضرت شاہ کامل بخاری لاہور۔ حضرت حاجی علی حضرت حاجی۔ ملنگ خلفا کے خلفا، ہیں۔

حضرت محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس گجرات۔

حضرت قاضی سید شہاب الدین پرکالہ آتش رحمۃ اللہ علیہ مزار

اقدس بڑا گاؤں۔
حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس گجرات۔
حضرت میر شمس الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس گوجے پور
حضرت میر رکن الدین حسن عرب رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس گوجے پور۔
حضرت شاہ یٰسین عرف الیسن رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک مکن پور شریف
حضرت خواجہ علی شیر رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس مکن پور شریف۔
حضرت خواجہ لہری رحمۃ اللہ علیہ ” ” مکن پور شریف
حضرت شاہ جلال رحمۃ اللہ علیہ ” ” مکن پور شریف
حضرت خیر الدین مکن سرباز رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس مکنپور شریف
حضرت شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس مکن پور شریف
حضرت محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ ” ” پیر حنیف ضلع گونڈہ
حضرت سید شاہ جلال الدین بخاری شاہ دانا رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف بریلی شریف۔
حضرت شاہ برق دیوانہ رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس بریلی شریف
حضرت شاہ منہاج رحمۃ اللہ علیہ ” ” بدایوں
حضرت شاہ محمد واصل عماد رومی ” شریف ردم۔
حضرت سید داؤد جلال مداری اکبر آباد۔
حضرت شاہ غلام بدیع الدین مداری تاندیر حضرت سید اسد علی مداری انھونہ۔

حضرت شاہ دانیال مداری بنارس

حضرت قاضی عطاء اللہ مداری کنتور

حضرت خضر حنفیؒ مزار سیستاں۔ حضرت محمد باسط پارساؒ مزار مکہ معظمہ

حضرت محمد ماہ بن محمد باقرؒ مزار نصیر آباد۔ حضرت محمد صابر بدھن ملتانی مزار نواح گورکھپور

حضرت شاہ جندارؒ مزار اقدس بدایوں۔ حضرت شاہ جمشیدؒ مزار اقدس بدایوں

حضرت شاہ گنگن دیوانؒ مزار اقدس بہار شریف

حضرت شاہ مجذوب بھیکا مزار اقدس قنوج

حضرت محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ فیروز پوری مزار اقدس چین

حضرت محمد فاروق خاکساری رحمۃ اللہ علیہ 〃 〃 〃

حضرت قیام الدین جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ 〃 〃 〃

حضرت شاہ حیات پانی پتی مزار اقدس چندرے پہاڑ مالوہ

حضرت شاہ فضل اللہ بدخشانی 〃 〃 ستارہ

حضرت حکیم احمد مصری 〃 〃 درکوس

حضرت سعد الاکبر وسعد الاصغر رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس روم

حضرت شیخ نصیر الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کوہ ہمالیہ

حضرت شاہ مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس قنوج

حضرت سید خاصہ رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس بہرائچ

حضرت شاہ الار رحمۃ اللہ علیہ مزار قلعہ ناگور

حضرت ظہیر الدین دمشقی رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک مصر۔

حضرت زید بن خالد رحمۃ اللہ علیہ مزار ایران۔

حضرت ابو داؤد زمانی رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک مراکش

حضرت عبد الواحد رحمۃ اللہ مزار اقدس نجف اشرف

حضرت عباس رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس مصر

حضرت شاہ عبد العزیز شعری رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک مالوہ

حضرت عبید اللہ قدوسی رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک گجرات

حضرت محمد اکرم مرتاض رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک مصر

حضرت یوسف ادتاد رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک بخارا

حضرت زاہد سنجستانی رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک روم

حضرت سید الملک رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک بہرائچ

حضرت ظا رحمۃ اللہ علیہ " مصر

حضرت شاہ ابو یونس ابدال رحمۃ اللہ علیہ مداری بودھی پور

حضرت سید حسین مداری سرہند

حضرت شاہ محمد مدار لکھنؤ، حضرت شیخ سیف اللہ مداری اودھ

حضرت شیخ شمس الدین مداری پنجاب،

حضرت شیخ بدار الدین مداری گجرات حضرت شاہ فاضل باللہ مداری فخر بود

حضرت شیخ رح مزار پاک بہار۔ حضرت شیخ آدم صوفیؒ مزار پاک بلخ

حضرت مولانا ظہور الاسلام بن عبد القیوم رح مزار شریف ایران

حضرت شیخ کمال الدین مداری مندوا حضرت فخرالدین مداری جونپور۔

حضرت ایرج یتیم بن ضیا اللہ مزار شریف مصطفیٰ آباد۔

حضرت سید عبدالرحمان بن سید اکمل رح محمود آباد۔

حضرت ذوالنون بیہقی رح مزار شریف چین۔ حضرت شیخ حسین معز بلخی رح مزار شریف جونپور

حضرت محمود بن خواجہ غیاث الدین رح مزار شریف برما۔

حضرت شمس ثانی چوبدار رح مزار شریف لکھنؤ۔

حضرت شاہ فولاد رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف مکن پور شریف

حضرت قاضی احمد رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف بہار

حضرت سید طاہر رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک مکن پور شریف

حضرت شاہ قاضی رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف گجرات

حضرت شیخ صدرالدین کوچ کابری رحمۃ اللہ علیہ مزار کوچ کابر

حضرت شیخ منصور بلخی رحمۃ اللہ علیہ مزار جونپور۔

حضرت شیخ ابو نصر مکی رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف ایران

حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ مزار جلال آباد۔

حضرت سید راجے رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک دہلی۔

حضرت عماد الملک رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک مکن پور شریف۔

حضرت میاں سیف اللہ رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف مدھیہ پردیش۔

حضرت میاں لال دیوانہ رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف آندھرا۔

حضرت سید صدرالدین " " " جونپور۔

حضرت سید جعفر علی رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس جونپور۔
حضرت میر عزیز اللہ رحمۃ اللہ علیہ " " جونپور۔
حضرت سید میر صدر جہاں رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس جونپور۔
حضرت شاہ ابراہیم شرقی والی جونپور رحمۃ اللہ علیہ مزار پاک جونپور
حضرت مولانا یحییٰ ابرار رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس نجف اشرف
حضرت حاجی عبد النعیم مالک رحمۃ اللہ مزار پاک نیشاپور۔
حضرت اسماعیل خلجی رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف سیستان
حضرت عبد القادر ضمیری رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف سنگلدیپ
حضرت شاہ بشیر الدین مداری اندور
حضرت شاہ صفدر علی مداری بلاد عرب
حضرت شاہ کرم اللہ مداری منڈوا۔ حضرت شاہ چاند مداری بھنڈہ
حضرت شاہ قربان علی امام نگر۔ حضرت شاہ ولایت علی مداری میوات
حضرت سید شاہ محمد مداری حسن پور بارہ۔ حضرت شاہ دایم مداری
حضرت شاہ جمیعت مداری، حضرت شاہ پیر علی مداری
حضرت شاہ خواجہ بخش علی صلونری مداری، حضرت شاہ بہار علی
حسن پور۔ حضرت شاہ ظہور عباس میاں کاس گنج
حضرت شاہ نعمت اللہ مداری دھولاگڈھ
حضرت شاہ شہاب الدین مداری چلہ کش شریک پور
حضرت شاہ ابو علی مداری گجرات، حضرت سلیمان شاہ مداری مرشد آباد

حضرت محمد احمد علی مداری شیخ پورہ۔ حضرت شاہ وحیدالدین مداری حسن پور

حضرت سید احمد شاہ مداری دہلی حضرت شاہ حامد مداری حیدرآباد

حضرت شاہ رفیع الدین مداری صدرپور حضرت وحیدالدین مداری محمد پور

حضرت شاہ حیات الدین مداری دہلی۔ حضرت شاہ ابویوسف مداری ہند

کی کاج۔ حضرت شاہ فخرالدین مداری جمشید پور

حضرت باباماں دریائی مداری بڑودہ

حضرت سید شاہ خلیق اللہ میاں جبل پور

حضرت سید شاہ احمد امیر مداری جبل پور

حضرت سید شاہ نعمت اللہ میاں جبلپور

حضرت حاجی شاہ علی سرونج مدھیہ پردیش

حضرت شاہ اجمل مداری الہ آباد

حضرت مجنوشاہ سرونج مدھیہ پردیش

حضرت قلندشاہ قریشی مداری الہ آباد۔

حضرت شیخ مظہرالدین مداری جونپور۔ حضرت شاہ عبدالغفور گوالیار

حضرت شاہ میراں حاجی فرشت مداری سرستہ پنجاب

ان اسماء میں چند خلفاء کے خلفاء ہیں جو سرسری طور پر میں بولتا چلتا گیا۔ میں نے پہلے بتادیا کہ مجھے تمام اسماء یاد نہیں کتابوں میں تحریر ہیں۔ کتابیں حاصل کیجئے۔ مجھے جو اسماء یاد آئے ہیں میں نے پیش کر دیئے۔

جناب نعیم الدین عرف بین نے عرض کیا

کہ حضور میں نے ایک تصویر دیکھی ہے جس میں سرکار سرکاراں شاہ مدار رضی اللہ عنہ شیر پر سوار اور شاہ مینا ایک دیوار پر بیٹھے ہوئے ہیں؟۔

شیخ صاحب نے فرمایا

ہاں میں سمجھ گیا میں نے بھی وہ تصویر دیکھی ہے قطعی لغو ہے اس کی کوئی اصل نہیں بہت عرصہ ہوا وہ قانونی طور پر ضبط ہو چکی ہے۔ در اصل یہ تصویر دنیا کے دوکاندار مکاروں نے دنیا کمانے کے لئے شائع کی تھی جس سے حقیقت کا کوئی علاقہ ملفوظات شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ پڑھیے۔ لکھتے ہیں کہ سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ نے ہم کو مرتبۂ قطبیت سے نوازا یہ واقعہ کتابوں میں اس طرح نقل ہے حضرت قاضی شہاب الدین بہ کالہ آتش رحمۃ اللہ علیہ جب بڑے گاؤں سے حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عالیہ یعنی مکن پور شریف میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے لکھنؤ سے گذر ہوا بہت سے لوگوں نے آپ کو اپنی کچھ عرضیاں پیش کرتے ہوئے عرض کیا حضور سیدی قطب المدار رضی اللہ عنہ کی جناب میں پیش کر دیجئے گا جب

حضرت قاضی صاحب موصوف کو سرکاراں سرکار سیدی مدار العالمین کی بارگاہ عالیہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا حاجت مندان لکھنؤ کی عرضیاں پیش خدمت کیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا جب تم لکھنؤ پہونچو ایک بچہ مینا نام کا ہوگا اس کو تلاش کر کے یہ جائے نماز دے دینا اور یہ عرضیاں بھی اس کو دینا اور میری طرف سے کہنا ان لوگوں کے لئے دعا کریں۔

چنانچہ حضرت قاضی صاحب موصوف جب لکھنؤ پہونچے بچوں میں کھیلتے ہوئے حضرت مینا جو اس وقت بچہ ہی تھے ملے آپ نے سرکار سیدنا مدار العالمین رضہ کے حکم کی تعمیل فرمائی جائے نماز عطا کرتے ہوئے عرضیاں سپرد کیں اور حکم قطب المدار سے مطلع کیا۔ حضرت شاہ مینا نے وضو کیا دو رکعت نماز ادا کی سر پہ جائے نماز رکھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے عرض کیا الٰہی جائے نماز والے کے واسطے سے تجھ سے عرض رساں ہوں ان حاجت مندوں کی دلی مرادیں پوری فرما دے اسی واقعہ کو حضرت نیاز احمد صاحب بشیری نے اس طرح نظم فرمایا ہے۔

تیری دانائی کا پرتو حضرت دانا میں ہے
تیرا کیف جاوداں جام شہ مینا میں ہے
دے دیا ان کو خدا نے قطبیت کا مرتبہ
جب جا نماز پاک تو نے جب انہیں کردی عطا

جناب ارشاد علی صاحب نے دریافت کیا

حضور خانقاہ عالیہ کی تمام تعمیرات کسی ایک کی ہیں یا مختلف
ادوار میں مختلف لوگوں نے کرائی ہیں۔

شیخ محترم نے فرمایا میں نے اپنی تالیف "شمس الانوار"
میں تاریخ مکن پور کے عنوان سے جو مضمون دیا ہے اس میں پوری
وضاحت کر دی ہے اسے پڑھو۔ یہاں میں اتنا بتا دینا کافی سمجھتا
ہوں کہ آپ کی وفات کے بعد روضۂ منورہ کی تعمیر ابراہیم شرقی
والئی جونپور نے کی۔ اور اس کے بعد مختلف لوگوں نے تعمیرات
کرائیں جس میں اورنگ زیب کی تعمیرات زیادہ ہیں۔ جامع
مسجد اور دالان خانہ جو بہت وسیع پیمانے پر تعمیر ہے وہ اورنگ
زیب ہی کی تعمیرات ہیں۔ اور باقی جو تعمیرات جس نے جس
زمانہ میں کرائیں میں نے تاریخ وار لکھدی ہیں کتاب منگائیے اور پڑھیے

جناب حاجی مولوی الطاف حسین خان صاحب نے دریافت کیا

اکثر میں نے آستانۂ عالیہ مقدسہ پر حاضری دی وہاں ایک
شغل سلسلۂ عالیہ زاد اللہ شرفاً کے فقراء کرتے ہیں۔ یعنی دوانی

سرگروہ کے سامنے کودتے ہیں۔ اور درمیان نعرے لگاتے ہیں۔ یہ شغل کیا ہے ؟۔

ذرا سمجھا ئیے! اور ان کے سر پہ بڑے بڑے بال ہوتے ہیں جو غیر شرعی معلوم ہوتے ہیں۔ اور ایسی صورت میں غسل بھی کیسے اترتا ہوگا۔

شیخ محترم نے فرمایا سوال بڑا دل چسپ ہے لیکن اہم بھی ہے اپنی لاعلمی وبے بضاعتی اور کوتاہ فہمی کی وجہ سے ایسا محسوس کرنے لگا ہوں کہ آپ کا سوال جو طریقت کے اشغال سے متعلق ہے جو اکابرین کے اشغال سے خاص شغل ہے اس کا صحیح اور معقول جواب نہ دے سکوں تاہم اپنی تحقیق اور سمجھ کے مطابق تبصرہ کررہا ہوں سلسلہ عالیہ طبقاتیہ کے فقراء ہیں وہ حضرات جن کی زندگی تجریدی گذرتی ہے یہ لوگ شادی بیاہ نہیں کرتے۔ اور نہ اپنے آرام کے۔لئے کوئی کوٹھی کمرے تیار کراتے ہیں۔ بس یہ خانقاہی ہی ہیں۔ ان کا شیخ جہاں اور جس مقام پر رکھتا ہے وہ وہاں رہتے ہیں۔

اور اپنی مرضی کو خدا تعالےٰ کی رضا کے لئے وقف کرتے کرتے ہیں۔ عبادت وریاضت اور طرح طرح کی مجاہدات ان کے مشاغل ہیں جو ان کے شیخ کی تعلیمات سے ہوتے ہیں۔

ان کے سر پر بہت بڑے بڑے بال ہوتے ہیں جن کو آپ نے اپنے
سوال میں غیر شرعی سے تعبیر کیا ہے وہ بھی ان کے شیخ کا اشارہ ہے
کیوں کہ جب شیخ ان کو اس زمرہ میں شریک کرتا ہے تو سب سے
پہلے حجامت بنوا دیتا ہے پھر اپنے ہاتھ سے ان کے سر پر دودھ سے
بکی ہوئی راکھ رکھتا اور دعائیں پڑھتا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی رسومات ہیں جن کی تکمیل کی جاتی ہے
اس کے بعد شیخ تزکیہ و تصفیۂ قلب کے لئے کچھ اذکار و اشغال ضروریہ
تعلیم کرتا اور مصروف کر دیتا ہے اور وقتاً فوقتاً احکامات ضروریہ
سے تنبیہ کرتا رہتا ہے اب میں بالوں کے سلسلے میں وہ حقیقت
بتاؤں جس کی عدم واقفیت کی بنا پر لوگ غیر مشروع ہونے کا
فتویٰ صادر کرتے رہتے ہیں۔ میں یہاں ایک واقعہ سنا دوں۔

حضرت محذورہ رضی اللہ عنہ کا (یہ اصحاب صفہ میں ایک
صحابی ہیں) جب یہ ابتداء میں عالم کفر میں حضور سرور عالم صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوئے اور اسلام پر گفتگو شروع ہوئی بحث
تمام ہوئی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بال اپنے دست
مقدسہ سے پکڑ کر فرمایا قل اشھد ان لا الہ الا اللہ و
اشھد ان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت
محذورہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ دہرائے یعنی داخل اسلام ہو گئے
اور وہ بال سر کے جن کو حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے

دست مقدس سے پکڑ کر ہلایا تھا حضرت مخدورہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تمام عمر ان بالوں کو سر سے علیحدہ نہیں فرمایا جب کسی صحابیؓ نے پوچھا تم نے یہ بال کیوں بڑھا رکھے ہیں ۔ تو آپ فرماتے کہ جن سے میرے آقا کے دست مقدس مَس ہوئے ہوں ان کو مخدورہ کس طرح علیحدہ کرے ۔

بالکل اسی طرح کا واقعہ حضرت سید محمد جمال الدین جانمن جنتی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ حضرت سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ نے حضرت جانمن جنتی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر دست مقدس رکھکر دعا فرمائی ۔ اس کے بعد جانمن جنتی رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی ان بالوں کو اپنے سر سے علیحدہ نہیں کیا ۔ اس کے بعد آپ کے کچھ مریدین نے بھی اپنے پیر کی طرح سر سے بال علیحدہ نہ کئے اور پھر سلسلہ ۔ ایک جماعت ترک وتجرید کے ساتھ مع بالوں کے زندگی گذارتی چلی آرہی ہے یہ فقرا ہر چہار گروہ یعنی دیوان گان مداری ، خادمان مداری عاشقان مداری ، طالبان مداری میں موجود ہیں اور ان کی زندگی بالکل وہی ہے جو میں پیچھے بیان کر چکا ہوں اب رہا بڑے بال ہونے کی وجہ سے غسل کیسے اترتا ؟ ۔

دراصل ان کے سر پہ جو بڑے بڑے بال ہوتے ہیں ان میں راکھ لپٹی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے پانی جڑوں تک سرایت کر جاتا ہے اور کوئی جگہ خشک نہیں رہتی بلا کراہت غسل ہو جاتا ہے

اب آپ کا سوال یہ ہے کہ وہ شغل جو وہ اپنے شیخ کے سامنے
کو دتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے اب سنیئے اس شغل کو شغل
دمال کہتے ہیں۔ دمال ایک عربی کا لفظ ہے جو دمل سے ہے اور عربی
میں دمل اس کیفیت کو کہتے ہیں جب کہ اونٹنی چرنے کے لئے جنگل کو
چھوڑی جاتی ہے تو اس کے بچے کو پہلے کھونٹے سے باندھ دیتے
ہیں۔ جب یہ یقین ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی چراہ گاہ پر پہونچ گئی تو اب
بچے کو چھوڑ دیتے ہیں بچہ اپنی ماں کے لئے کبھی ادھر بھاگتا ہے۔ کبھی
ادھر اور پھر واپس کھونٹے پر آجاتا ہے۔
غرض صبح سے شام تک اسی طرح بے قراری کیوں ہے
اس کی مادر مشفق کے پاس اس کی غذا اور محبتیں ہیں جن کے لئے
وہ تمام دن بے چینی سے کودتا رہتا ہے اس کیفیت کو دمل کہتے ہیں
شام جب ہوتی اس کی ماں چراگاہ سے واپس آتی اور جوں ہی بچے
کی طرف نظر پڑتی اس پر ایک کیفیت طاری ہوتی وہ یہ کہ جوش محبت
میں ایک دم دودھ اتار دیتی اور محبت سے تھنوں میں بچے کو چپٹا لیتی
اس کیفیت کو عربی میں الوہ کہتے ہیں یہ لفظ اِلٰہ سے مشتق ہے لفظ
الوہیت بھی اِلٰہ کی صفت ہے۔
الغرض یہ دیوانے ایک خاص وقت تک دمل کرتے رہتے
ہیں کہ جب انوار الوہیت سے ان کے قلوب آسودہ اور سیراب
ہو جاتے ہیں تو ان کا شیخ نقیب کو اشارہ کرتا ہے اور نقیب بہ بانگ

دہل آواز لگاتا ہے۔

دنیائے جیف مردوں کی پامال ہوچکی
آگاہ خلق اس سے بہر حال ہوچکی
روشن چراغ حضرت قطب المدار کا
اب سیدھے چوک کو چلو وہاں ہوچکی

آستانۂ عالیہ پر ہر چہار گروہ کے فقراء حاضر ہوتے یعنی خادمان مداری عاشقان مداری، طالبان مداری، دیوان گان مداری، ان میں ملنگان حضرات کافی تعداد میں ہوتے ہیں۔ ان ملنگ حضرات میں بابا شاہ معصوم علی مداری، عاشقان نوروز گدی نشین پنہار گوالیار کا نام ہر ایک کی زبان پر رہتا ہے اور کیوں نہ رہے ان کے اخلاق و کردار نے لوگوں کے دلوں کو جیت لیا ہے۔ ان سے ہر سہ خواجگان کی اولاد بھی خوش رہتی ہے ان کے پاس ہر ایک کی حیثیت کے مطابق عزت و ادب ہے۔ ان کے ہزاروں مرید و بالکے اور خلیفہ سلسلۂ عالیہ مداریہ کی خدمت و اشاعت خوب کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو دیر گاہ زندہ و سلامت رکھے۔ آمین۔

جناب حمید اللہ میاں نے عرض کیا

حضور والاجاہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا ہے کہ آپ روئے انور پر نقاب رکھتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد غسل مردان غیب نے

دیا تو یہ فرمائیے وہ لباس جو تمام عمر زیب تن فرمایا وہی کفن تھا یا کفن مردان غیب نے پہنایا۔ اور نقاب رکھنے کی وجہ کیا ہے اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی۔

شیخ محترم نے فرمایا ہاں آپ روئے عالی پر نقاب رکھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کا چہرۂ منور اس قدر تاباں اور درخشاں تھا کہ لوگ تاب نظارہ نہیں رکھتے تھے۔۔ کبھی کبھی روئے عالی سے ایک یا دو پردے اٹھ گئے تو لوگ بیہوش ہو کر گر جاتے اور وہ بہت جلیل القدر ہستیاں ہیں۔ جیسے کہ پہلے حضرت قاضی مظہر قلہ شیر ماورالنہری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت محمد لاہوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم تبلیغ واشاعت اسلام کے دوران جب آپ خطبہ فرماتے کبھی کبھی جوش میں آ کر ایک دو نقاب اٹھا دیتے تو مشرکین بے اختیار کلمہ پڑھتے اور داخل اسلام ہو جاتے۔

ایک سوال حضرت ملک العلما شہاب الدین دولت آبادی نے حضرت والاجاہ سے کیا کہ یہ کس طرح ممکن ہو گیا کہ آپ کو کھانے پینے کی خواہش باقی نہیں رہی؟ آپ نے جواب دیا کہ اے عزیز تم نے یہ نہیں سنا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مصر میں قحط پڑا۔ قحط زدہ بھوکے پیاسے حضرت

وسف علیہ السلام کے پاس جمع ہو جاتے اور آپ کے چہرہ انور
پر نظر ڈالتے ہی بھوک و پیاس ختم ہو جاتی۔

میرے عزیز تم جانتے ہو ایسا کیوں تھا! حضرت باری
تبارک و تعالےٰ کے نور کا پر تو حضرت یوسف علیہ السلام کے رخ
عالی پر تھا۔ تو میرے عزیز یہ حال تو صفت کے دیکھنے کا ہے کہ
لوگوں کی بھوک و پیاس ختم ہو جاتی اور جب کوئی ذات کے
مشاہدے میں گم ہو تو کیا ہوگا۔

مجھے یہ سوال و جواب اس لئے بیان کرنا پڑا کہ آپ کو یہ
بتاؤں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے روئے منور پر حضرت باری
تعالیٰ کی تجلی تھی جسے دیکھ کر لوگوں کی بھوک و پیاس ختم ہو جاتی
اور جو ذات کے مشاہدے میں گم ہو اس پر نظر ڈالنے والوں کا کیا
حال ہوگا۔ اب خود ہی فیصلہ فرمائیے یہاں حضرت یوسف علیہ السلام
کے کوئی تقابل مقصد نہیں ہے۔ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا
کیونکہ انبیاء و رسل کی عظمت کے تقابل میں کتنے ہی اعلیٰ درجہ کا
ولی ہو نہیں لایا جا سکتا ولی کو جو کچھ عطا ہوتا ہے نبی کی معرفت
لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جو عامتہ المومنین کے لئے دشوار ہی
نہیں بلکہ ناممکن اس لئے نبی کے پاس بہت کچھ راز مخفی ہوتے ہیں
اس کا تصرف اولیا پر ہوتا ہے تمام امت اس کی متحمل نہیں ہوتی۔ نبی
کے اقوال و اعمال کی تقلید کرنا واجب ہے۔

بعض اوصاف مخفی ہوتے ہیں اور وہ جب کسی ولی کو دیئے جاتے ہیں اور وہ اس میں ظاہر ہوتے ہیں تو اس کی تقلید کسی پر واجب نہیں۔ بہرحال حضرت سیدی زندہ شاہ مدار رضی اللہ عنہ کی ہستی وہ ہے جو ذات کے مشاہدے میں اس طرح گم ہے کہ لوگ سمجھ ہی نہیں سکتے۔

آپ پر صمدیت کی شعاعیں پڑیں آپ کا رخ زیبا ہی کیا درخشاں اور تاباں تھا بلکہ جسم اطہر بھی روشن و منور تھا رخ عالی پر نقاب اس لئے رہتے تھے کہ لوگ تاب نظارہ نہیں رکھتے تھے جسم تو ملبوس رہتا ہی تھا اس پر بھی بھلا کوئی کیا نظر ڈال سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ نورانی مخلوق (مردان غیب) یعنی فرشتوں نے آپ کو غسل دیا اور وہ لباس جو آپ نے تمام عمر زیب تن فرمایا آپ کے جسم مقدس سے جدا نہ کیا گیا۔

آپ نے سترہؔ جمادی الاول کو اپنے مریدین سے دریائے ایسن سے پانی بھروا کر حجرہ شریفہ میں رکھوا لیا۔ اور تمام نصائح وصائے فرمائے جو کتابوں میں موجود ہیں۔ اور وصیتوں کے ساتھ یہ بھی وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازے کی نماز مولانا حسام الدین سلامتی پڑھائیں گے۔ اور مولانا حسام الدین۔ سلامتی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت موجود نہ تھے۔ وہ جون پور میں تھے خواب میں طلبی کا حکم سنکر مکن پور شریف کے لئے روانہ ہو گئے

بے نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے غسل مردان غیب دیں گے۔ حجرہ شریف
یں پانی رکھوالیا اور سترہ جمادی الاول ظہر کے وقت حجرے کا دروازہ
بند کردیا اٹھارہ کی صبح کو مولانا حسام الدین مکن پور پہونچے اور
دروازہ پر ہاتھ رکھا دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اندر حجرہ مقدسہ میں
داخل ہوئے اور دیکھا حضور والا اس عالم ظاہری رخصت ہوکر عالم
جاوداں میں پہونچ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون غسل
وکفن مردانِ غیب دے چکے تھے وہ لباس آپ کے جسم اطہر سے علیحٰدہ
نہ کیا گیا جو پہنے ہوئے تھے۔ نماز مولانا حسام الدین سلامتی رحمۃ اللہ
علیہ نے پڑھائی آپ کی وفات شریف ۱۷ جمادی الاول ۸۳۸ھ
مادہ تاریخ وفات ساکن بہشت ۸۳۸ھ ہے۔

جناب این ایم شاہ ایڈوکیٹ ہائی کورٹ

جبل پور ایم۔پی نے عرض کیا

سرکار! یہ جملے کو ماریں زندہ شاہ مدار اور دم مدار بیڑا پار
اور اللہ محمد مدار کے کیا معنی ہیں زحمت ہوگی ان مسائل پر روشنی
ڈالیے کرم ہوگا۔

شیخ محترم نے فرمایا اصل میں صوفیاء کرام رحمہم اللہ اجمعین

کی اصطلاحات میں اشارے و کنائے ہوتے ہیں جو عام فہم نہیں ہوتے اس لیے عوام اکثر غلط معنیٰ لے لیتے ہیں۔ جیساکہ مرے کو ماریں زندہ شاہ مدار بہت کم لوگ ہیں جو اس کنائے سے واقف ہیں۔ شوق حصول موتوا قبل ان تموتوا کی منزل کے لیے جب کوئی طالب راہ سلوک پر گامزن ہوتا اور دنیا کو ترک کرتا ہے۔ لا مقصود الا اللہ لا مطلوب الا اللہ اس کا ورد ہوتا طرح طرح کے مجاہدات کرتا غرض کہ وہ اپنی سعی بے پناہ سے مقام فنا تک پہونچتا لیکن فناء الفنا جو اس راہ کی حقیقی منزل اور مقصد کی تکمیل ہے۔ جہاں اللہ کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا طالب اس مقام پر پہونچکر لا موجود الا اللہ کہہ کر ذات کے مشاہدے میں گم ہوجاتا اور صفات الٰہی کا مظہر بن جاتا اور اس کی زندگی عادت اللہ ہوجاتی ہے۔

جیسا کہ حدیث پاک سے ثابت ہے تخلقوا باخلاق اللہ و اتصفوا بصفات اللہ یعنی اللہ کے جیسے اخلاق اللہ کے جیسے صفات بناؤ جس کی فراست سے بچنے کے لیے حدیث میں تاکید ہے جو فناء الفنا سے بقائے دوام حاصل کرتا ہے جو کائنات سے بے خوف و بے خطر ہوکر مطمئن اور آسودہ ہوتا ہے وہ اللہ کی آنکھ سے دیکھتا اللہ کے کانوں سے سنتا اللہ کی زبان سے بولتا ہے غرض کہ اس کی ہر جنبش اللہ

جس طرح رہتا ہے جس کی مرضی کیساتھ ہوتی اور خود دنیا میں اس طرح رہتا ہے جس کی مثال حضرت سید ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا من اراد ان ینظر الی میت یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی ابن ابی قحافہ یعنی اگر کوئی زمین پر کسی مردہ کو چلتا دیکھنا چاہے تو وہ ابوقحافہ کے بیٹے کو دیکھے۔

غرض کہ یہی وہ حقیقی منزل جو فناء الفنا کہلاتی ہے جس سے بقائے دوام میسر ہوتی ہے اسی کے شوق میں سالک جب مقام فنا پر پہونچتا اور آگے راہ نظر نہیں آتی رہبران راہ سلوک سے اعانت طلب کرتا اور وہ مشورہ دیتے ہیں دو مرے کو ماریں زندہ شاہ مدار،،

اب آپ کا سوال دم مدار بیڑا پار کے کیا معنیٰ ہیں۔ دم فارسی کا لفظ ہے اس کے بہت معنیٰ ہیں۔ لیکن یہاں اس نعرہ عظیمہ کے معنیٰ۔ مدار کی روشنی مدار کی پشت پناہی، مدار کی قربت مدار کی صحبت، مدار کی نظر، مدار کا اشارہ، مدار کا وسیلہ، مدار کی مرضی مدار کی اعانت، مدار کی رہبری وغیرہ غرض کہ حضرت سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ سے عقیدت رکھنے والے آپ کو اللہ کے حضور وسیلہ بناتے ہیں اور اس نعرۂ مقدسہ کو اپنی نیت اور ارادے کے ساتھ زبان پر لاتے ہیں خدا تعالےٰ ان کے

مقصد میں ان کو کامیاب کرنا ہے۔

اب رہا اللہ محمد مدار جو سلسلۂ عالیہ قدسیہ مداریہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سے وابستہ حضرات اگر اللہ محمد مدار کا نعرہ لگاتے ہیں تو یہ کونسا پیچیدہ مسئلہ جو سمجھ میں نہیں آتا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور اپنے اولی الامر کی۔

وابستگان سلسلۂ عالیہ قدسیہ مداریہ اس نعرہ مقدسہ ومتبرکہ کو اسی آیۃ مبارکہ کے تحت استعمال کرتے ہیں وہ اپنے رب کو یکتا و یگانہ یقین رکھکر اطاعت کرتے ہیں اور اس کے رسول کو رسول سمجھ کر اور حضور سید بدیع الدین احمد قطب المدار رضی اللہ عنہ کو اپنا اولی الامر جان کر اطاعت کرتے ہیں اور اسی نعرۂ جانفزا سے سکون قلب حاصل کر کے اپنی نسبتوں کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔

حضور سیدنا مدار العالمین رضؓ کے اخلاق عالیہ

جناب صابر علی صاحب جلپپوری نے عرض کیا حضور سرکار سرکار ان رضی اللہ عنہ کے اخلاق عالیہ پر روشنی ڈالدیجئے مہربانی ہوگی!

شیخ محترم نے فرمایا حضرت شہنشاہ ولایت سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ کے اخلاق کریمانہ کیا کہیے۔ بس مختصر سی جھلک پیش کر رہا ہوں۔ آپ انک لعلیٰ خلق عظیم کا پرتو جمیل تھے حیات مبارکہ سنت نبوی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے مطابق بسر فرمائی اور حلقہ ارادت میں داخل ہونے والے تمام مریدین وخلفاء سلسلہ کو بھی کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا جو دائرہ شریعت سے باہر ہے ہمیں اس کی ضرورت نہیں اور فرمایا جس کی ہر حقیقت کی شہادت شریعت نہ دے زندقہ ہے۔ آپ اکثر فرماتے ٹوٹ جائے جیسے ٹوٹنا ہو جڑ جائے جسے جڑنا ہو جو یا سدار شریعت مصطفوی نہیں ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔

آپ رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت، رحمت کا ملہ کا نمونہ تھے ہر کہہ ومہ پر فیضان کرم یکساں تھا غرباء و مساکین و ناتواں ہر ایک اس پیکر خلق عظیم کے دربار میں حاضر ہوتا اور آپ سب سے حسن تواضع سے پیش آتے تھے۔ فضول اور لایعنی گفتگو سے زبان کو کبھی ملوث نہ ہونے دیا جس پر نگاہ کرم ڈالدی وہ حلقہ بگوش اسلام ہو کر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا نظر آیا حضور نے کبھی امراء وسلاطین کے درباروں میں حاضری نہیں دی۔ لیکن یہ آپ کے اخلاق

کریمانہ کا اثر تھا کہ بڑے بڑے امراء و سلاطین، علماء و صلحاء مفسرین، محدثین، محققین نیاز مندانہ حضوری میں باریاب ہوتے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق نعمات دینوی و اخروی سے متمتع ہوتے تھے۔

سرکار سرکاراں قطب المدار رضی اللہ عنہ کی بلند اخلاقی اور فیض رسانی عالم کا اس بات سے اندازہ لگائیے کہ ہندوستان جیسے اوہام پرست ملک میں آپ تیسری صدی ہجری میں بحکم سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے یہ وہ دور تھا جب مسلمان کا نام ونشان بھی نہ تھا فاتح سندھ محمد بن قاسم کی قائم کردہ حکومت زوال پذیر ہو چکی تھی تا تجین سندھ سندھی زبان میں عرب کے جو اثرات چھوڑ گئے تھے ان کا وجود بھی باقی نہ رہا تھا۔ جنوبی ہند کے ساحلی علاقے میں بغرض تجارت آنے والے چند مسلمان خال خال نظر آتے تھے آپ کو ایک ایسے ملک اور ایسی قوم سے سابقہ پڑا تھا جہاں کی زبان، رہن سہن، رسم و رواج، طور و طریق یکسر جداگانہ تھے ایسے ہی مشرکانہ ماحول اور ظلمات کفر میں آفتاب مداریت طلوع ہو کر اپنی ضو پاشیوں سے ہندوستان کی سرزمین کو مطلع انوار بنانا تھا جس کے خالق کائنات نے آپ کو روحانی قوت سے نوازا تھا۔

شمس افلاک سب سے پہلے ساحل مالا بار پر جلوہ زن ہوا

اور اپنی تجلیات اخلاق سے عوام و خواص کے قلب کو منور کرنے
لگا۔ شہباز ولایت جس پر پڑتی وہ کھنچا چلا آتا سرکار سرکاراں ان
کے سامنے اسلام پیش فرماتے عوام حقانیت اسلام اور کمال خلق
مدار العالمین سے متاثر ہو کر دعوت اسلام کو قبول کرتے اور کلمہ طیبہ
پڑھکر حلقہ بگوش اسلام ہو جاتے آپ انہیں روحانیت کا درس
دیتے انہیں اسلام قبول فرمانے والوں میں ایسے ایسے اکابر اولیاء
ہوئے جن کے آستانوں سے آج بھی فیضان مدار العالمین جاری
وساری ہے۔ آپ نے قریہ قریہ شہر شہر گھوم کر دعوت اسلام دی
اور اپنے عمل سے اخلاق محمدی کے بہترین نمونے پیش فرمائے
ہندوستان کے چپہ چپہ پر بنی ہوئی خانقاہیں آج بھی شہادت
دے رہی ہیں کہ وہ سرزمین قدم پاک مدار العالمین رضی اللہ عنہ
کے صدقے میں نور اسلام سے منور اور تابناک نظر آرہی ہے۔

آپ تنہا ہندوستان تشریف لائے تھے مگر تھوڑے ہی
عرصے میں آپ نے ان گنت لوگوں کو مشرف با سلام ہی نہیں فرمایا
بلکہ ہزاروں کو مبلغ اسلام بنا کر اور اپنی خلافت سے نواز کر چہار
گوشہ ہند میں روانہ فرمایا آپ کسی حلقہ کسی گوشہ ملک میں
تشریف لے جائیں تو آپ کو کسی نہ کسی خلیفۂ قطب المدار رضی
اللہ عنہ کا آستانہ ملے گا۔

آپ کے اخلاق عالیہ کا یہ اثر ہے کہ آج بھی دار النور مکنپور

شریف میں آستانہ پاک پر بلا امتیاز مذہب و ملت ہر قوم کے افراد اپنے اپنے دلوں میں عقیدت کی شمعیں فروزاں کئے ہوئے حاضر دیتے ہیں۔ بالخصوص ہندو حضرات کی عقیدتوں کا تو یہ عالم ہے کہ شدید ترین سردی کے زمانے میں ۴ بجے صبح دریائے ایسن میں غسل کر کے آدھی دھوتی باندھے آدھی دھوتی اوڑھے ہوئے نعرۂ مداریت لگاتے ہوئے دربار فیض میں حاضر ہوتے ہیں اور گلہائے مراد سے اپنے اپنے دامنوں کو بھر لیجاتے ہیں اور کیوں نہ دامن بھرے جائیں اس لئے کہ آپ خلق محمدیؐ کے مظہر ہیں اور بلا شبہ اس دیار ہند کے محسن اعظم ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اولیاء اللہ سے وابستگی رکھکر ان کی توجہ کو اپنا مقدر بناتے ہیں۔ پروردگار عالم دامن مدارؓ ہمارے سروں پر تا ابد سایہ فگن رہے اور انھیں کی تعلیمات کی روشنی میں ہم اپنی دنیا و عقبیٰ کو سجا سنوار کر تیرے دربار میں سرخرو بن کر حاضر ہوں۔

آمین بحرمۃ النبی وآلہ وبحق سید بدیع الدین واحمد اد

جناب میر طیب علی ایڈوکیٹ صاحب جبلپوری نے عرض کیا

سرکار محترم کچھ حضور سید نا مدار العالمین رضی اللہ تعالے عنہ کی تعلیمات بھی ارشاد فرمایئے؟۔

شیخ محترم نے ارشاد فرمایا

آپ کی تعلیمات کا بہت کچھ حصہ میں نے اپنی تالیف "شمس الافلاک" میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اسی کا کچھ حصہ مترجم "الکواکب الدرایہ" ما نے نقل کیا ہے اسی قدر میں پیش کر رہا ہوں ۔

آپ نے ارشاد فرمایا ۔ طالب حق کو لازم ہے کہ ادائے گی وظیفۂ خداوندی کے نوافل کی کثرت کرے اور شب و روز ذکر الہی میں مشغول رہے حرص و ہوس سے اپنے نفس کو محفوظ رکھے ۔ دل کو پراگندگی سے بچائے ۔ مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے نفس کی شرارتوں میں مبتلا نہ ہو اپنے دل کی حفاظت کرتا رہے عیب جوئی اور غیبت سے سختی سے پرہیز کرے اور ہمیشہ سنت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گذارے

فرمایا ۔ جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی نہ گذارے وہ ہرگز مردان خدا کے زمرہ میں شریک نہیں ہو سکتا ۔

فرمایا ۔ سچے مومن شیطان کی اطاعت نہیں کرتے ۔

فرمایا ۔ ایمان قول و عمل کے مجموعے کا نام ہے قول و عمل کی مطابقت کے بغیر حق تعالےٰ کے پاس قبولیت نہیں ۔

فرمایا ۔ توبہ کیجئے اور توبہ پہ قائم رہیئے کیوں کہ شان توبہ کرنے

ہیں نہیں بلکہ شان توبہ پہ قائم رہنے میں ہے۔

فرمایا:۔ اعمال کی بنیاد توحید و اخلاص پر قائم ہے تو حسد و کے ذریعہ اپنے عمل کی بنیاد کو مضبوط کیجیے۔

فرمایا:۔ ہر شخص کے پاس ایک ہی قلب ہے پھر اس میں دنیا و آخرت کی یکساں محبت کیسے ممکن ہے۔

فرمایا:۔ آپ کے اعمال آپ کے عقائد کے مظاہرے ہیں اور آپ کا ظاہر آپ کے باطن کی علامت ہے۔

فرمایا:۔ ڈر کے قابل اور امید کے لائق صرف وہی ہے اسی سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو۔

فرمایا:۔ آپ اپنے تمام معاملات میں حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے حضور کمر بستہ ہو جائیں اور حکم و اتباع کیلئے تیار رہیں۔

فرمایا:۔ جب آپ عالم ہو کر عامل بن جائیں گے پھر اگر آپ خاموش بھی رہیں گے تو آپ کا علم آپ کے عمل کی زبان سے کلام کرے گا۔

فرمایا:۔ اگر قلب مہذب بن جائے تو اعضاء بھی مہذب بن جائینگے

فرمایا:۔ بغیر عمل علم بے حقیقت ہے وہ نفع نہیں دے سکتا۔

فرمایا:۔ صوفی وہ ہے جو اپنے نفس کی پسندیدہ چیزوں کو ترک کر دے اور سوائے خدا تعالےٰ کے کسی کے ساتھ سکون نہ لے۔

فرمایا: سالک وہ ہے جو چاہتا ہے کہ آسمان پر چلا جائے یعنی ہر وقت قرب خدا وندی کے تجسس میں رہتا ہے۔

پوچھا قلندر کسے کہتے ہیں ؟۔

فرمایا: قلندر وہ ہوتا ہے جو صفات الٰہیہ سے متصف ہو جائے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ تخلقو باخلاق اللہ والتصفوا بصفات اللہ۔

دریافت کیا گیا کہ انسان بزرگ ہے کہ کعبہ ؟۔

فرمایا: آدمی پر ذات کا پرتو ہے اور کعبہ پر صفات کا۔

حضرت خواجہ قاضی مطہر قلہ الشیر ماورالنہری رحمتہ اللہ علیہ نے (جو آپ کے خلیفہ ہیں) عرض کیا کہ حضور نماز شریعت اور نماز طریقت میں کوئی فرق ہے ؟۔

فرمایا: نماز کے ادا کرنے میں کوئی فرق نہیں دونوں یکساں ادا کی جاتی ہیں البتہ نماز شریعت ادا کرنے میں اگر دنیاوی وسوسے و خیالات آجائیں تو بلا کراہت نماز ہو جاتی ہے۔ اور اگر نماز طریقت کے درمیان دنیا کا خیال بال کے سترہویں حصہ کے برابر بھی ذہن میں آجائے تو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ فقر و غنا میں کیا فرق ہے !

فرمایا: الفقر نور من انوار اللہ والغناء

غضب من اغضاب اللہ۔ یعنی فقر انوار و تجلیات الٰہیہ میں سے ایک نور ہے اور غنا اللہ تعالےٰ کے غضب میں سے ایک غضب ہے۔

ارشادات تو بہت ہیں بس میں نے چند پیش کئے ہیں آپ کے فیضان بے پناہ سے عالم مستفیض ہوتا رہا ہے ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔

شیخ العصر گرامی مرتبت حضرت علامہ حکیم سید محمد ولی شکوہ صاحب ولیؔ جعفری المداری دامت برکاتہم کی چند نعتیں و منقبتیں اور احمد باری تعالےٰ جو حضرت والا کی عقیدت و اخلاص کی آئینہ دار ہیں پیش کر رہا ہوں۔

حمد باری تعالےٰ

حمد تیری کس زباں سے ہم کریں اے کردگار
بہرے خود داد صفات سے تیری مدحت آشکار!
قادر مطلق ہے تو ہر شے پہ تیرا اختیار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار
یہ فضائیں یہ ہوائیں یہ زمین و آسماں

ماہتاب و مہر و انجم تیری قدرت کے نشاں
اور گواہی دے رہی ہے گردش لیل و نہار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

تو ہی ہے معبود برحق تو ہی ہے سب کا کفیل
چارہ ساز دل فگاراں تو ہی ہے رب جلیل
تیری الطاف و عنایت کا نہیں کوئی شمار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

ناتواں دل کا سہارا ہو ترا فضل و کرم
مرحلوں میں زندگی کے ہم رہیں ثابت قدم
ہو ہماری زیست کا تیری رضا پر انحصار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

دل دیا تو درد دے جذبات سوز و ساز دے
قاصد عرش معلیٰ آہ کو پرواز دے
زندگی کا ہر نفس ہو تیری عظمت پر نثار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

کارساز یکے تصدق دل وہ یارب کر عطا
جسکی قسمت بن گئی ہو الفت خیر الوریٰ
آل و اصحاب نبی کا بخشدے ہمکو شعار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

از رہ بندہ نوازی ہم کو یہ توفیق دے
تیری الفت کے سوا دل میں نہ کچھ باقی رہے
دم بدم آئے یہی اپنی زباں پر بار بار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

آخری دل کی تمنا ہے ولی کی یا خدا
زیست ہو اسلام پر ایمان پر ہو خاتمہ
ہو یہی لب پر اٹھیں مرقد سے جب روزِ شمار
تو ہی ہے خالق ہمارا تو ہی ہے پروردگار

نعت شریف

رحمتِ آقا تو خورشید اثر ہوتی ہے — چشم بوجہل ہی محروم بصر ہوتی ہے
جس گھڑی رحمتِ عالم کی نظر ہوتی ہے — زندگی پرتو صدیق و عمر ہوتی ہے
انکی قسمت پہ ہمیں رشک نہ آئے کیسے — زندگی جنکی مدینے میں بسر ہوتی ہے
اسطرف ساغرِ ایمان چھلکتے ہیں — جسطرف ساقیِ کوثر کی نظر ہوتی ہے
چومتی گنبدِ خضری کو ہیں آہیں میری — جب توجہ میرے آقا کی ادھر ہوتی ہے
جاگتے کب ہیں جو دیکھے خوابیدہ نصیب — رونما کب شبِ فرقت کی سحر ہوتی ہے
کرتی رہتی ہے مدینے کی ہی گلیوں کا طواف — جب تخیل کی نظر گرمِ سفر ہوتی ہے
نارسا ہو کوئی فریاد نہیں ہو سکتا — سانس بھی لو تو مدینے میں خبر ہوتی ہے

تابِش کوثر و تسنیم کا بنتی ہے جواب   ہجر سرکار میں جو آنکھ بھی تر ہوتی ہے

اے ولیؔ سوئے حرم چشم تمنا تو اٹھا

منزلِ شوق ابھی آن میں سر ہوتی ہے

تاجدار ملک و جن و بشر ہو جائے

جس کی جانب میرے آقا کی نظر ہو جائے

اس طرح طے شب ہستی کا سفر ہو جائے

ارض طیبہ میں پہونچتے ہی سحر ہو جائے

کاش اتنا مری آہوں میں اثر ہو جائے

دل جو تڑپے تو مدینے میں خبر ہو جائے

اس کے دربار کی رفعت کا تعین ہی نہیں

لامکاں جس کے لئے راہ گذر ہو جائے

بڑھ چلے لے کے جنوں مجھکو مدینے کی طرف

تیز اتنی تپش سوز جگر ہو جائے

عرض کر دینا ہمارے دل بیکس کا سلام

اے صبا تیرا جو طیبہ میں گذر ہو جائے

زندگی اپنی ولیؔ اب جو رہی ہے باقی

بے تمنا د ر آقا پہ بسر ہو جائے

جب بھی یاد نبی دل میں آجائے گی
گرمیٔ عشق یزداں بڑھا جائے گی

حادثو راہ چھوڑو کہ سرکار تک
آہ لے کر میری التجا جائے گی

ہم کو پروا نہیں حشر میں دھوپ کی
شانِ رحمت گھٹا بن کے چھا جائے گی

چھوٹ ذرات طیبہ کی پڑنے تو دو
تیری تقدیر خود جگمگا جائے گی

سوئے طیبہ قدم اٹھتے ہی ساقیو!
گردش وقت ہاتھوں میں آجائے گی

کیا اٹھے گی جبین عقیدت کبھی
نقش پائے محمد جو پا جائے گی

عاشقانِ حبیب خدا کے لئے
خود دلی بڑھ کے فردوس آجائے گی

کسی کو مقصدِ تخلیق کا شعور نہ ہو
جو دل میں عشقِ حبیب خدا کا نور نہ ہو

بدن سے جان نکلنا تو پھر بھی آساں ہے
قریب ہو کے مدینے سے کوئی دور نہ ہو

نفس نفس مراد کرنی سے ہو سرشار

الٰہی تابہ ابد ختم یہ سرور نہ ہو

یہ بارگاہِ حبیبِ خدائے دیوانو

یہاں نگاہ اٹھانے کا بھی قصور نہ ہو

حضور بھیک بھی دیتے ہیں اس لحاظ کیساتھ

کسی سوالی کا نادم دلِ غیور نہ ہو

جسے ٹھکانا دیارِ نبی میں مل جائے

تو اس کو اپنے مقدر پہ کیوں غرور نہ ہو

نثار ہو تیرے محبوب پہ جوائے مالک

وہ سرخرو بھلا کیسے تیرے حضور نہ ہو

تری طرف بھی اٹھے گی نگاہ رحمت کی

ولی خدا کے لئے اتنا ناصبور نہ ہو

جو غمِ عشقِ محمد کا سہارا مل جائے

ڈوبتے دل کو تلاطم میں کنارہ مل جائے

خواب ہی میں کبھی سرکار کا جلوہ دیکھوں

چشمِ بیتاب کو اتنا ہی سہارا مل جائے

ہے مری آنکھ میں یوں اشک تمنائے رسول

جیسے غربت میں کوئی عرش کا تارہ مل جائے

باغ فردوس کی منزل تو ہے اپنی منزل
بس ذرا رحمت عالم کا اشارہ مل جائے

آنکھیں روئیں جو کبھی گلشن طیبہ کیلئے
غم کے سیلاب کو تسنیم کا دھارا مل جائے

ہر گھڑی سامنے ہے گنبد خضریٰ کا جمال
دل کی آنکھوں کو اگر ہوش نظارہ مل جائے

زندگی اسکی ہے دن اسکے ہیں راتیں اسکی
جسکو سوز غم احمد کا شرارہ مل جائے

اس کی قسمت کی بلندی کو وتی کیا کہئے
جسکو دربار محمد میں گزارا مل جائے

آفتاب شرف حسن یقین ہوتی ہے
خاک طیبہ سے جو تابندہ جبیں ہوتی ہے

دل میں جب الفت سرکار مکیں ہوتی ہے
رفعت شان بشر عرش بریں ہوتی ہے

ملتی ہے گلشن طیبہ میں ہر اک غم سے نجات
قلب بیتاب کو تسکین وہیں ہوتی ہے

موت بن جاتی ہے اس کیلئے مقصود حیات
جس کی قسمت میں مدینے کی زمیں ہوتی ہے

اسرار رحمت عالم کا جو سے کے اٹھے
وہ تمنا کبھی ناکام نہیں ہوتی ہے

ٹوٹتا دل ہے تو جھنکار ہوئی ہے وہاں
آہ مجبور کی توقیر وہیں ہوتی ہے

جیسے جیسے ہے ابھرتی یہ کشش یاد رسول
زندگی اور حسین اور حسین ہوتی ہے
سیرت احمد مختار کو اپنا کے دلی
زندگی معنئ قرآن مبیں ہوتی ہے

کمال ہوش کی منزل جنوں نے پائی ہے
شمیم زلفِ محمد نسیم لائی ہے
جہاں بھی فخر دو عالم کی بات آئی ہے
ادب سے جذبِ جنوں نے جبیں جھکائی ہے
بجھا بجھا سا جو پایا کبھی ہے دل کا چراغ
جمالِ گنبدِ خضریٰ سے لو لگائی ہے
ازل ہو یا کہ ابد حشر ہو کہ جنت ہو
انہیں کی ذات ہی مقصود رونمائی ہے
نگاہ رحمت عالم اٹھی ہے اس کی طرف
کسی دکھی کی جو فریاد لب پہ آئی ہے

تلاش نقش کف پائے مصطفیٰ کے نثار
بلند کتنا مرا ذوق جبہ سائی ہے

فضائے حشر میں لہرا رہی ہے زلف نبی
کہ عاصیوں پہ گھٹا رحمتوں کی چھائی ہے

الٰہی درد غم مصطفیٰ نہ کم ہو کبھی
کہ اک غریب وفا کی یہی کمائی ہے

جناب قطب دو عالم کی نسبتوں کے طفیل
ولیؔ بھی وارث فیضان مصطفائی ہے

مرے درد دل کی عظمت کو خدا ہی جانتا ہے
کہ خدا کے لاڈلے سے مرے غم کا سلسلہ ہے

یہاں جرم ڈھر کنیں ہیں یہاں شور شر خطا ہو
دل مضطرب سنبھل کے یہ دیار مصطفیٰ ہے

کہیں بجھ نہ جائے مالک وہ ہوائے نارسی سے
بکمال شوق طیبہ جو چراغ جل رہا ہے

مجھے درد عشق احمد جو عطا کیا ہے مالک
اسے جاوداں بنا دے یہی دل کا مدعا ہے

مرے دل ہر اک تمنا تو سپرد مصطفیٰ کر
حد منزل وفا کا یہی ایک راستہ ہے

کوئی جذبۂ اطاعت میں کمی نہ اے ولیؔ ہو
ہے یہ عشق کا تقاضا یہ جنوں کا فیصلہ ہے

پیارے نبی کی بات کرو!

صل علی رب کا فرمان — پیارے نبی کی بات کرو
تازہ ہوتا ہے ایمان — پیارے نبی کی بات کرو
نور مجسم قامت زیبا — روئے منور جلوۂ یکتا
جنبش لب ہے ان کی قرآن — پیارے نبی کی بات کرو
کچھ نہیں عشق و مستی ہے — صرف ان ہی کی ہستی ہے
سارے حسن و عمل کی جان — پیارے نبی کی بات کرو
گھر کے یہ بادل کالے — ظلمت برسانے والے
پھر اٹھے بن کر طوفان — پیارے نبی کی بات کرو
ساتھیو! آؤ نعت پڑھو — تاب جنوں جذبات کو دو
عشق کی منزل ہو آسان — پیارے نبی کی بات کرو
ہجر کی کالی راتیں ہیں — اشکوں کی برساتیں ہیں
یاس میں ڈوبے ہیں ارمان — پیارے نبی کی بات کرو
پرسش حال غم نہ کرو — دوستو دل کو رنج نہ دو
اتنا بس اتنا احسان — پیارے نبی کی بات کرو

صدق وصفا ہی سیرت ہو
دنیا دل کی جنت ہو
ہر جنبش پر ہر اک آن
پیارے نبی کی بات کرو
دوستو! ہے یہ عرض دلی
زیست کی جب آخر ہو گھڑی
آئے لبوں پہ جس دم جان
پیارے نبی کی بات کرو!

اے شہ انس و جاں اے وقار حرم
قبلۂ عاشقاں ہادی محتشم
بن گئے ہم ہیں آماجگاہ ستم
کن کرم کن کرم یا شفیع امم

چاند سورج ستارے زمیں آسماں
آپ کے نور ہی سے ہے سارا جہاں
آپ مختار کل اور مجبور ہم
کن کرم کن کرم یا شفیع امم

زورِ آلام سے ہے نبرد آزما
ایک دل ہے سو وہ بھی ہے ٹوٹا ہوا
کشتیٔ دل ڈبو دے نہ موج الم
کن کرم کن کرم یا شفیع امم

حسرتوں سے دل مبتلا چور ہے
اپنی منزل سے آقا بہت دور ہے
راہ کی سختیاں روکتی ہیں قدم
کن کرم کن کرم یا شفیع امم

ظلم و جور جفا کی چلیں آندھیاں
اب تو حد سے فزوں ہیں پریشانیاں
زیست کا ہر نفس ہے گرفتار غم
کن کرم کن کرم یا شفیع امم

رات کرنے چلی ختم اپنا سفر
وقفۂ ہستی شمع ہے مختصر
حسرتوں حسرتوں میں نہ گھٹ جائے دم
کن کرم کن کرم یا شفیع امم

دیکھا ہے صبا تو نے آلودہ خطاؤں میں
چرچا نہ مرا کرنا طیبہ کی ہواؤں میں
بے چین نہ ہو جائیں طیبہ میں میرے آقا
تاثیر نہ دے یا رب بیکس کی نواؤں میں
مہجور مدینہ کو اب تاب نہیں لیکن
زنجیر غریبی ہے مجبور کے پاؤں میں

للہ کرم آقا گم ہو کے نہ رہ جائیں
تقدیر کی تنویر ہیں تدبیر کی چھاؤں میں

دنیا کے اجالے تو اندھیر مچائے ہیں
اے تیرہ نصیبی چل طیبہ کی ضیاؤں میں

بجھتا نہیں ضو دینے لگتا ہے چراغ دل
تاثیر عجب پائی طیبہ کی ہواؤں میں

کیوں فکر غلاموں کو ہو گرمیٔ محشر کی
خنکیٔ سکوں ہو گی رحمت کی گھٹاؤں میں

وہ لوگ گراں جن پر تعظیم محمدؐ کی
جلتے انھیں دیکھا ہے نفرت کی چتاؤں میں

یہ سایۂ خضرا میں احساس کا عالم ہے
لپٹے ہوں دلی جیسے جلوؤں کی رداؤں میں

دل زخمی ہے روح پریشاں منھ کو کلیجہ آئے ہے
دیکھیے کب محروم لگا بھی جلوۂ خضریٰ پائے ہے

کر کے مشام جاں کو معطر وادیٔ دل مہکائے ہے
جب بھی شمیم زلف محمدؐ باد صبا لے آئے ہے

عالم کو گلزار کرے ہے ارض مدینہ کی نکہت
کون و مکاں کے ہر گوشے کو نور نبی چمکائے ہے

لے لیتی ہے اس کو مشیت اپنے دامن شفقت میں
جس پہ نگاہ رحمت عالم جب بھی کبھی اٹھ جائے ہے

آؤ نسیم طیبہ کی ہواؤ مجھ پہ ذرا احسان کرو
باد سموم مجبوری تو گلشن دل مرجھائے ہے

مردہ تمنائیں جاگ اٹھیں ارمانوں نے پائی حیات
ہجر نبی میں دیدۂ دل تو امرت جل برسائے ہے

حاصل ہے جب پشت پناہی تجھکو شفیع محشر کی
دیکھ کے اپنی فرد عمل پھر حشر سے کیوں گھبرائے ہے

عشق نبی کے دیوانے پر کوئی اثر انداز نہیں
دیکھ رہا ہوں گردش دوراں تجھ سے ولی کترائے ہے

الصلوٰۃ والسلام اے سرور دنیا و دیں
الصلوٰۃ والسلام اے تاجدار مرسلیں
الصلوٰۃ والسلام اے مرکز حسن یقیں
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمیں

بھیجتا خالق ہے خود شہ کار پر اپنے سلام
ہم نہ پھر کیسے پڑھیں سرکار پر اپنے سلام

عرض کرتے ہیں در اقدس پہ جبریل امیں
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

دردمندوں غم نصیبوں کا سہارا آپ ہیں
ڈوبتے دل کا تلاطم میں کنارا آپ ہیں
آپ ہی ہیں دل شکستہ خستہ حالوں کے معین
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

ہجر میں بے چارگی کے غم سے گھبراتا ہے دل
جب مدینہ یاد آتا ہے تڑپ جاتا ہے دل
دیجئے اذن حضوری سبز گنبد کے مکیں
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

اے عطاؤں کے سمندر ابر باران کرم
سر بسر آلودۂ عصیاں ہیں ہم برباد غم
اک نظر ہم بیکسوں پر یا شفیع المذنبین
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

کیا کروں گھیرے مجھے مجبوری تقدیر ہے
بیکسی کی پاؤں میں الجھی ہوئی زنجیر ہے
عرض کرتا ہوں یہیں سے اے مدینے کے مکیں
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

ہے رضا زار حسن مولا آپ کے در کا گدا

نعمت انوار عرفاں کیجئے اس کو عطا
منبع فیض رسالت مصدر نور مبیں
الصلوٰۃ والسلام اے رحمۃ للعالمین

ہدیہ سلام

سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ
پاسبان نسبت مداریت عارف باللہ حضرت
مولانا حکیم سید علی شکوہ جعفر مداری تضمین حضرت
ولی صاحب مداری برکاتہم العالیہ

مراۃ حق نما سلام علیک
تابش دو سرا سلام علیک
مہر دین ہدیٰ سلام علیک
قطب ہر دو سرا سلام علیک
مرے مشکل کشا سلام علیک

آشنائے رموز سر نہاں
آئینہ دار جلوۂ پنہاں
مظہر راز معنیٔ عرفاں
طرۂ تاج صالحین زماں
خسرو اتقیا سلام علیک

مرکز ناز حسن و عشق صفت
بزم کثرت میں حامل وحدت
شاہکار شریعت و سنت
ہادی دین مہدی ملت
پیشوا رہنما سلام علیک

وارث عظمت رسول امم — بزم عرفاں میں برتر و اکرم
واقفِ معنیٰ حدوث و قدم — اے حریم الست کے محرم
خاصۂ کبریا سلام علیک

بینوا در پہ آ کے کہتے ہیں — غمزدہ مسکرا کے کہتے ہیں
اہل دل تلملا کے کہتے ہیں — اولیار سر جھکا کے کہتے ہیں
اے شہ اصفیار سلام علیک

قاسم جلوۂ کمال خودی — کاشف عقدۂ رموز خفی
نازشِ دودمان بزم نبی — نونہال ریاض مصطفوی
نازش مرتضیٰ سلام علیک

دل کی گہرائیوں سے صبح و مسا — یوں ہی جاری رہے لبوں پہ سدا
ہر نفس ہر گھڑی ہر اک لمحہ — جملہ مخلوق کی طرف سے شہا
تا بہ روز جزا سلام علیک

ہیں وکی اہل معرفت کے گروہ — عاشقانِ جمال کا انبوہ
مٹ گئے دل سے سب غم و اندوہ — دیکھ کر جلوہ شہ کا بولے شکوہ
مرحبا مرحبا سلام علیک

السلام اے کشور زہد و ورع کے تاجدار
السلام اے محرم راز حریم کردگار
السلام اے نور حق یا سیدی اعلیٰ ...

السلام اے زندۂ جاوید زندہ شہ مدار

السلام اے سیرتِ خیر الوریٰ کے شاہکار
السلام اے معنیٔ وحدانیت کے راز دار
آپ ہی تو ہیں جہانِ معرفت کے تاجدار
السلام اے زندۂ جاوید زندہ شہ مدار

السلام اے سرورِ عالم کے پیارے السلام
حضرت مولیٰ و زہرا کے دلارے السلام
السلام اے گلشنِ حسنین کی تازہ بہار
السلام اے زندۂ جاوید زندہ شہ مدار

السلام اے مونسِ قلبِ غریباں السلام
السلام اے چارہ سازِ دردِ پنہاں السلام
آپ پر ہم بیکسوں کا حالِ غم ہے آشکار
السلام اے زندۂ جاوید زندہ شہ مدار

ہو نہ جائے نارسا حرماں نصیبوں کا سلام
کیجئے مقبول مولیٰ ہم غریبوں کا سلام
آپ ہی آقا ہمارے ہیں ازل سے غمگسار
السلام اے زندۂ جاوید زندہ شہ مدار

عشقِ احمد سے مجلیٰ دل ہمارے کیجئے
ان شکستہ ساغروں کو نور سے بھر دیجئے
حاضرِ دربارِ عالی ہے ولیؔ دل فگار
السلام اے زندۂ جاوید زندہ شہ مدار

سکونِ دل کی دعا دم مدار بیڑا پار
ہے دردِ غم کی دوا دم مدار بیڑا پار

جو لب پہ آئی ندا دم مدار بیڑا پار
ٹلی ہر ایک بلا دم مدار بیڑا پار

بہ فیض سرورِ کونین باغ زہرا کا
یہاں یہ پھول کھلا دم مدار بیڑا پار

ملے گا دردِ غمِ عشق مصطفےٰ تجھ کو
رہا جو ورد تیرا دم مدار بیڑا پار

ہر ایک مرحلۂ زندگی ہوا آساں
چراغ راہ بنا دم مدار بیڑا پار

ہے ٹوٹا آن میں آلام زندگی کا حصار
زباں پہ آیا ہی تھا دم مدار بیڑا پار

تمہاری خوئے بغاوت کو نجدیو ہم نے
ہے بے نقاب کیا دم مدار بیڑا پار

بہت ہے فوجِ یزیدی کو پیسنے کے لئے
بس ایک نعرہ مرا دم مدار بیڑا پار

منافقوں کی جفاؤں کا حوصلہ ہم نے
یہ کہہ کے توڑ دیا دم مدار بیڑا پار

ہے اس پہ خاص توجہ مدارِ عالم کی
یہ آئینہ ہے مرا دم مدار بیڑا پار

ولی کی آنکھ جو بھیگی پئے حصولِ طلب
بطورِ خاص ملا دم مدار بیڑا پار

الفت قطب جہاں دل میں بسائے رکھئے
اس کرامت کو ولی اپنا بنا لے رکھئے

آرزوؤں کے چراغوں کو جلا لے رکھئے
لو در قطب دو عالم سے لگا لے رکھئے

بارش لطف و کرم ہو کے رہیگی اک دن
حوصلہ تشنگئ دل کا بڑھا لے رکھئے

رحمت جلوہ نمائی بھی کریں گے آقا
جذبۂ شوق کو آئینہ بنائے رکھئے

کشتئ دل کو مری بحر الم میں آقا
موج برہم کی نگاہوں سے بچائے رکھئے

ظلمت فتنہ گری مٹ کے رہیگی اکدن
امن کے دیپ مگر آپ جلائے رکھئے

عزم اعدا تو مٹا کر ہی رہیں گے اک دن
حوصلہ دل کے فدا اور بڑھائے رکھئے

مجھکو طوفان حوادث کا کوئی خوف نہیں
آپ دامان کریمی میں چھپائے رکھئے

ٹوٹ جائیں نہ کہیں دل کے سہارے آقا
اس بلا سے مرے سرکار بچائے رکھئے

میرے جیسوں کو عطا کرکے غلامی کا شرف
مقتدر جو ہے بنایا تو بنائے رکھئے

پیش کرتا ہے ولی حشر میں آقا کے حضور
ارمغاں اشک ندامت کے سجائے رکھئے

در پہ دار پہ آیا جو مدعا لے کر
گیا وہ دردِ غمِ عشقِ مصطفیٰ لے کر

جلا ضرور وہ پائے گا نورِ وحدت کی
خلوصِ دل کا جو آیا ہے آئینہ لے کر

یہاں ہیں تاسمِ نعماتِ مصطفیٰ و علی
یہاں سے جاؤ گے نعمات بے بہا لیکر

جنونِ عشقِ محمد سے سرفراز ہوا
جو آگیا ہے یہاں قلب مبتلا لے کر

ہوائے یاس نہ کر دے کہیں اسے بے نور
بجھا بجھا سا میں آیا ہوں جو دیا لے کر

یہاں علاج دلِ بے قرار ہوتا ہے
حضور آیا ہوں دل میں یہ آسرا لے کر

نثارِ رحمتِ خاص کے تیری مولی
میں مطمئن ہوں دلِ دردآشنا لے کر

انہیں نصیب ہوئی منزلِ بقائے دوام
گئے جو قطبِ دو عالم کا سلسلہ لیکر

جو اشکِ غم مری پلکوں پہ آ گئے ہیں آقا
وہ جذب ہونگے تمناؤں سے سوا لیکر

یہ زیست ایک بلا ہے بغیرِ عشق مدار
میں کیا کروں گا وگی زیست کی بلا لیکر

اے مدار جہاں جانِ خیر الامم　　اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

آپ ہیں مفتخر آپ ہیں محتشم　　اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

زینت گلشن فاطمی آپ ہیں

وارث علم مولیٰ علم آپ ہیں

آپ اغواث واقطاب کے محترم　　اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

عام نور حقیقت کی تابانیاں

جلوہ طور ا تمکن ہے ملتا یہاں

حسن خضری یہاں اور جمال حرم　　اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

آئیں دیکھیں یہاں منکرین جہاں

سلسلہ آپکا مثل آب رواں

ہے جبیں سلاسل اسی در پہ خم　　اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

اب کہاں رشتۂ الفت باہمی

موجزن دل میں ہے نفرت دائمی

بن گئے طعن اغیار تیر ستم　　اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

کسمسائے ہوئے میرے حالات ہیں

تلملائے ہوئے دل کے جذبات ہیں

سو نما ہر طرف سے ہیں آثار غم　　اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

تلخیاں زندگی کی ہیں حد سے فزوں
سعیٔ ضبط الم بھی کہاں تک کروں
ایک دل اور ہیں لاکھ طوفان غم
اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

ہیں امیدوں کی ڈالی بچھائے ہوئے
کچھ بھکاری بھی سرکار آئے ہوئے
دامن دل پسارے ہیں یا چشم نم
اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

صدر بزم د لانور چشم نبی
ہے یہی دل میں اب آرزوئے دلی
آپ ہوں سامنے اور رہتے ہوں ہم
اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم

دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما
ما طالبانِ مرشد کامل مدار ما
قلب و نظر کو اپنی طلب سے سوا ملا
پایا رخ مدار پر جلوہ جو ذات کا
یہ کہہ کے جذب شوق نے سر کو جھکا دیا
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

تیری کرم نوازی کا کوئی نہیں شمار
جس پر ہے آخرت کی بھلائی کا انحصار
مالک وہ تو نے ہم کو وسیلہ عطا کیا
دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

الحاد کا مٹایا اندھیرا ہے آپ نے
عشق نبی کا نور بکھیرا ہے آپ نے
مہر حلب کی پھیل گئی ہر طرف ضیاء

دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

مٹ جائیگا لکھا ہوا قسمت کا بخدیو — تم واسطہ خدا کو مدار جہاں کا دو

ہم نے تو پا لیا ہے طلب سے کہیں سوا

دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

بو جہلیت کا پھولنا پھلنا نہیں تحجر — مانا شرار بولہبی کا اٹھا ہے سر

لیکن منافقو ہمیں پروا نہیں ذرا

دم دم ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

دشواریاں بہت ہیں نہ منزل راہ میں پیچ و خم — رہزن ہیں لاکھ ساتھ ہو اس کا کرو نہ غم

منزل پہ ہے پہونچنے کا بس ایک راستہ

دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

حاضر ہیں جتنے لوگ امید کرم کیساتھ — آلام زندگی سے انہیں دیجئے نجات

ہر قلب مضطرب کی زبان پر ہے یہ صدا

دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

تاب مجال عرض دلی کو نہیں تو کیا — میرے حضور نے مجھے کیا کچھ نہیں دیا

بے ساختہ زباں سے حبیب بھی نکل گیا

دم دم بہ ہر قدم ہمہ دم دم مدار ما

خالق کی رضا ہو پیش نظر تب جا کے مداری ہوتا ہے

اور نام محمد ہو لب پر تب جا کے مداری ہوتا ہے

حسنین بھی اپنا بتلائیں زہرا بھی محبت فرمائیں
محبوب خدا کا ہو دلبر تب جا کے مداری ہوتا ہے

ہو شام تواضع مکہ میں اور صبح دیار طیبہ میں
اس طرح کٹیں جب شام و سحر تب جا کے مداری ہوتا ہے

عرفان کی جلوہ گاہوں میں ایمان و عمل کی راہوں میں
جب دل سے انہیں مانے رہبر تب جا کے مداری ہوتا ہے

ہو نظم جہاں پر یہ قابو ہلکی سی نظر کی جنبش سے
قدموں پہ جھکیں ماہ و اختر تب جا کے مداری ہوتا ہے

امت کے گنہگاروں کے لئے جیکر کے سفارش خالق سے
دلوائے جناں روزِ محشر تب جا کے مداری ہوتا ہے

یہ شان ہو جب روز محشر سرکار کا دامن ہو سر پر
اور ہاتھ میں ہو جامِ کوثر تب جا کے مداری ہوتا ہے

گم جلوۂ ذات میں ہو کے وحی کب دن گذرے کب رات ہوئی
جب اتنی بھی رہ جائے نہ خبر تب جا کے مداری ہوتا ہے

جگر تفتیدہ تفتیدہ نظر لغزیدہ لغزیدہ
بہ دربار تو حاضر آمدم لرزیدہ لرزیدہ

نگاہوں کو کہاں بے باکیٔ دیدار کی جرأت
ترے روضہ کو دیکھا ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

زبان حال سے کہتی ہے لہراتی ہوئی ایسن
یہاں تک موج کوثر آئی ہے پوشیدہ پوشیدہ

تبسم ریزیاں لکھی گئیں اس کے مقدر میں
دراقدس پہ جو بھی آگیا نم دیدہ نم دیدہ

ملا اذن حضوری جب در قطب دو عالم پر
نظر آنے لگے ذہن و نظر سنجیدہ سنجیدہ

مدار پاک کی نسبت سے ہوں میں مطمئن ورنہ
خیال حشر سے ہوتا ہے دل لرزیدہ لرزیدہ

غلاموں پر نگاہ مرحمت آقا نے فرمائی
جو دیکھا شدت افکار سے رنجیدہ رنجیدہ

مری دنیا مری عقبیٰ تمہارے ہاتھ ہے مولی
ستارہ ہے مری تقدیر کا گردیدہ گردیدہ

انھیں کی نسبتوں سے ہم ولی اپہو بچیں گے طیبہ تک
کسی دن صورت دود فغاں پیچیدہ پیچیدہ

شاعر آستانہ قطب المدار عظیم المرتبت استاد الشعراء حضرت علامہ سید معزز حسین صاحب ادیب مداری دامت برکاتہم!

نگاہ والو تمہیں کیا دکھائی دیتا ہے
یہ خطہ ہم کو تو طیبہ دکھائی دیتا ہے

بتاتی ہے ہلال روضے کی یہ فق تابی
یہاں سے صاف مدینہ دکھائی دیتا ہے

یہ جالیاں جو ہیں ان کے ہر ایک روزن سے
جمال گنبد خضریٰ دکھائی دیتا ہے

چمک رہا ہے زمانے میں آفتاب حلب
عدوئے سلسلہ اندھا دکھائی دیتا ہے

مدینہ مکہ مکن پور اور محمد میں
ہمیں تو میم کا رشتہ دکھائی دیتا ہے

قسم خدا کی یہ انبوہ عاشقانِ مدار
جواب نفرتِ اعدا دکھائی دیتا ہے

فیوض نسبت قطب المدار کا منکر
ندی میں رہ کے بھی پیاسا دکھائی دیتا ہے

سنا ہے آج اٹھائینگے یہ نقاب جمال
لگا ہوا یہاں میلہ دکھائی دیتا ہے

ہے اولیاء سے عقیدت کا اک حسین اظہار
جو بجدیو تمھیں سجدہ دکھائی دیتا ہے

رکھو تو سر پر مزار مدار کی چادر
زمیں سے عرش معلیٰ دکھائی دیتا ہے

ادیب دیکھ تو روئے مدار کا عالم
نقاب ڈالے ہیں جلوہ دکھائی دیتا ہے

سارے جگ ہیں دو مہمان
ان کے سنت ان کی سنتان

کیا رب ہے اور کیا ہے اللہ کیا ہے صفت سے ذات کی راہ
اس دنیا کے ہیں دو دان
ان کے سنت ان کی سنتان

ہیں غسل آیات جدا لیکن یہ پارہ پارہ
مل کے بنتے ہیں قرآن
ان کے سنت ان کی سنتان

ان کے ہیں زہرا و علی ان کے بنی و زندہ ولی
چاہے جتنا کریں ابھیمان
ان کے سنت ان کی سنتان

ان کے در کے سب ہیں فقیر کیا دارا کیا عالم گیر
دیتے ہیں شاہوں کو دان
ان کے سنت ان کی سنتان

ان کا رتبہ پہچانو آج بھی جگ میں آگیا تو
یگ یگ بانٹ رہے ہیں گیان
ان کے سنت ان کی سنتان

ان کے دل وہ درپن ہیں جو بھی دل کے دشمن ہیں
ان کو لیتے ہیں پہچان
ان کے سنت ان کی سنتان

ایک پلے گودی میں ادیب ایک جدا رہ کر بھی قریب
ایک ہے اور ایک ہے جان
ان کے سنت ان کی سنتان

بنائے جلوہ باریؒ مدار العالمین رکھدی
دیار ہند میں کس نے مدینے کی زمیں رکھدی

جمال ذات تھا مشکوک ذہن اہل عرفاں میں
نقاب رخ الٹ کر تم نے بنیاد یقیں رکھدی

جو ذوق سجدہ ریزی کو فنا ہوتے ہوئے دیکھا
در قطب جہاں پر میں نے گھبرا کر جبیں رکھدی

نہ اشک غم ابھی آئے تھے پلکوں پر غلاموں کی
کہ بڑھ کر میرے آقا نے کرم کی آستیں رکھدی

قطب دو عالم

جہاں آیا نظر نقش قدم قطب دو عالم
عقیدت کی جبیں اہل بصیرت نے وہیں رکھدی
خدا نے شکر ہے وابستہ کر کے قطب عالم سے
بنایا خاک لیکن رفعت عرش بریں رکھدی

ادیبؔ آقا کے اسم پاک نے اکرم کے لب پر !
کوئی ٹھنڈی سی شے جلتے ہوئے دل کے قریں رکھدی

کوئی ولی ہوا کوئی حق آشنا ہوا
ذات مدار آئی تو سب کا بھلا ہوا
ہیں مطمئن تھا آ کے تہ دامن مدار
سورج گذر رہا تھا مجھے گھورتا ہوا

اک ہم کہ ہیں خود اپنی ہی تنہائیوں میں قید
اک یہ کہ جن کے در پہ ہے میلا لگا ہوا
اللہ ری نگاہ عنایت مدار کی
ہم سا نکڑ گدا ہے سکندر بنا ہوا

صدیوں غذا نہ چھو سکے تیرے لب و دہن
تجھ سے عیاں یہ معجزۂ مصطفےٰ ہوا

منہ تکتی رہ گئی مراہر کاوشِ فنا
پایا مجھے جو زندہ دلی سے جڑا ہوا
صد شکر بے نیاز طلب ہی رہا ادیب
جو بھی عطا ہوا اسی در سے عطا ہوا

نورِ چشم آں ختم المرسلیں قطب المدار
اس کا کوئی بھی نہیں جسکے نہیں قطب المدار
ہے اثر کرتا جمال ہم نشیں قطب المدار
دیکھئے پائیں یا دو گز زمیں قطب المدار
سرفرازی دونوں عالم کی اسے حاصل ہوئی
آپ کے در پر جھکی جس کی جبیں قطب المدار
کیوں نہ ہو ہر ایک شے پر مالکانہ اختیار
عالم کُن اک مکاں ہے اور مکیں قطب المدار
اب مرے دل میں نہیں کچھ اس تمنا کے سوا
آپ ہوں آنکھوں میں وقت واپسیں قطب المدار
مانگ لے اب یہ حسیں موقعہ نہ پھر ہاتھ آئیگا
اے سوالی جلوہ فرما ہیں یہیں قطب المدار
پوچھئے کیا ہو کر ان کو کیا سمجھتا ہے ادیب
اسکی نظروں میں تو ہیں دنیا و دیں قطب المدار

پیر طریقت صوفی باصفا

مولانا سید شاہ غلام حسنین صاحب تابش

جعفری المداری دامت برکاتہم

عاشق محبوب پیمبر قطب دو عالم
آپ کا رتبہ درک سے باہر قطب دو عالم

روضہ کی تیرے سنگین جلین رشک ایمن
گنبد عالی نور کا مصدر قطب دو عالم

نام تمہارا لے کر پیہم شوق میں اکثر
لیتا ہوں لطف قند مکرر قطب دو عالم

لوٹ گئے بپھرے ہوئے طوفاں ہو کے پشیماں
نام تمہارا آیا جو لب پر قطب دو عالم

گھبرائے ہوئے غم کا تلاطم ساحل ہے گم
جوش پہ ہے اشکوں کا سمندر قطب دو عالم

مجھ پہ خدارا چشم عنایت تھوڑی سی زحمت
چھوڑ رہا ہے ساتھ مقدر قطب دو عالم

جب ہو وہاں بندوں کی گنتی تابش کو بھی
بھول نہ جانا روز محشر قطب دو عالم

پاسبان شریعت و سنت عزت مآب

حضرت مولانا اکبر علی صاحب اکبر دامت برکاتہم شیخ

جامعہ عربیہ مدارالعلوم خانقاہ عالیہ قدسیہ دارالنور مکن پور شریف

بدیع الدین مدارالعالمیں حق الیقیں ٹھہرے
یہ انگشت ولایت میں سلیماں کا نگیں ٹھہرے

صفات عیسوی درو ہم ہے چارہ گاں درد دل
نظام دو جہاں درکف مدارالعالمیں ٹھہرے

ہوا فردوس سے ہر صبح آتی ہے سلامی کو
نہ پھر کیوں ان کا روضہ رشک فردوس بریں ٹھہرے

انھیں مہر فلک نور مجسم کیوں نہ ہم سمجھیں
جمال ذات کے جلووں کا یہ عکس مبیں ٹھہرے

انھیں کے نام سے تار رگ جاں جھنجھناتے ہیں
مریر خانۂ قدرت کا ساز دل نشیں ٹھہرے

نظر جن رہروان معرفت پر آپ نے ڈالی
وہ منزل ہی پہ پہونچے راہ منزل میں نہیں ٹھہرے

جو محتاج بصیرت ہیں وہ اکبر کیا سمجھ پائیں
مرے آقا تو وجہ ناز ختم المرسلیں ٹھہرے!

رنگ فاضل ادب صاحبزادہ

حضرت سید عظیم الباقی صاحب عظیم مداری

زنگِ عصیاں سے ہوا آئینہ دل داغ دار
کن کرم بر حال ما یا سیدی زندہ مدار

آخرت کی فکر پر غالب ہے دنیا کا خیال
آ رہا ہے قوت ایمان پر اپنے زوال

حال بربادی ہمارا آپ پر ہے آشکار
کن کرم بر حال ما یا سیدی زندہ مدار

بے عمل ہونے کے باعث سو گئے اپنے ضمیر
پھر نہ کیوں ہر سمت سے ہم پر پڑیں نفرت کے تیر

اور ہم پھر بھی نہیں اپنے کئے پر شرمسار
کن کرم بر حال ما یا سیدی زندہ مدار

قدر و قیمت کچھ نہیں اپنی نظر میں وقت کی
اور پھر اس پر کرم فرما ہے غفلت کی ہنسی

پیس ڈالے کیوں نہ ہم کو گردش لیل و نہار
کن کرم بر حال ما یا سیدی زندہ مدار

ہم سے آقا صرف دنیا ہی نہیں بیزار ہے
زندگی بھی اتنقاً مار سر پیسکا ر ہے
رہ گئے ہیں اب تو ہم دوش زمیں بر بن کے بار
کن کرم برحال ما یا سیدی زندہ مدار

اک نگاہ لطف سے بہر حبیب کبریا
دیکھئے کس حال میں ہیں آپ کے در کے گدا
شدت آلام سے اب واقعی ہیں بے قرار
کن کرم برحال ما یا سیدی زندہ مدار

درگذر فرمایئے اپنے غلاموں کی خطا
پردہ پوشی کیجئے آلِ عبا[1] کا واسطہ
خندہ زن ہے دیکھ کر دنیا ہمارا حال زار
کن کرم برحال ما یا سیدی زندہ مدار

اپنی بربادی کا کوئی غم نہیں یا سیدی
شرم آئے گی جو شفقت آپ کی رسوا ہوئی
ہم کہیں کے رہ نہ جائیں گے شہ عالی وقار
کن کرم حال ما یا سیدی زندہ مدار

لے شہا اس وقت جب ہو عالم بے چارگی
روز محشر لا زوال دکھ لیتا عظیم زاد کی

[1] مراد حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ و حضرت حسنؓ و حسینؓ۔

دین و دنیا کا ہے اسی کی آپ ہی پر انحصار
کن کرم برحال ما یا سیدی زندہ مدار!

پیرزادہ عالیجناب سید ساجد حسنین صاحب ساجد مداری

سنئے دل غریب کی ہر دم پکار ہیں
ہم کو ہے جن پہ ناز وہ زندہ مدار ہیں

وہ ذات پاک آپ کی بے قیل و قال ہے
دنیا میں جس کو خوف نہ جسکو ملال ہے

زہرا کے دل کا چین علی کے قرار ہیں
ہم کو ہے جن پہ ناز وہ زندہ مدار ہیں

یہ روح اتقیا ہیں یہی جان اولیا
قائم انہیں سے دہر میں ہے شان اولیاء

اقلیم معرفت کے یہی تاجدار ہیں
ہم کو ہے جن پہ ناز وہ زندہ مدار ہیں

ساعت کوئی کٹھن جو مصیبت کی آئی ہے
ان کی نوازشات سے تسکین پائی ہے

دکھیا رہے دل پہ ان کے کرم بے شمار ہیں
ہم کو ہے جن پہ ناز وہ زندہ مدار ہیں

چھوڑا وطن کو حکم نبی سے سفر کیا
باطل کے جتنے معرکے تھے ان کو سر کیا

آل رسول پاک کے پروردہ دار ہیں
ہم کو ہے جن پہ ناز وہ زندہ مدار ہیں

ساجد فضول دل ترا تصویر یاس ہے
ان کا ہے تو کہ جن سے زمانے کو آس ہے

نادان نہ بن کہ آقا ترے غم گسار ہیں
ہم کو ہے جن پہ ناز وہ زندہ مدار ہیں

پیرزادہ جناب منشی سید بہار احمد صاحب نظر مداری

معلم جامعہ عربیہ مدار العلوم خانقاہ عالیہ قدسیہ مکن پور شریف!

تاب سخن سلیقۂ شرح و بیاں ملا
جو بھی مطابفیض مدار جہاں ملا

اس کو پیام زندگی جاوداں ملا
جس کو بھی التفات مدار جہاں ملا

ایماں کی منزلیں ہوں کہ جادے حیات کے
ہر مرحلے پہ تیرے قدم کا نشاں ملا!

انعام الفتوں کا تری بارگاہ سے
جب بھی ملا جسے بھی ملا ناگہاں ملا

بحرِ عقیدتوں کے تڑپتے ہی رہ گئے
میری جبیں کو جب نہ ترا آستاں ملا

سن کر جسے حضورؒ کو ہے رحم آگیا
وہ قلب مضطرب کو شعور فغاں ملا

پایا نظرِ دعائے یقین قبولیت
جب سے کہ یہ وسیلہ قطب زماں ملا

عندلیب گلشنِ مداریت صاحبزادہ

جنابِ مولانا قاری سید مظفر علی صاحب مظفر مداری

مکن پوری کا بارگاہ سیدنا مدار العالمین رضی اللہ عنہ

میں نذرانۂ عقیدت

ہر زباں پر یہی تذکرہ ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے
موسم عرس قطب الوریٰ ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

ہیں وہی رحم فرمانے والے ہر تمنا کو بر لانے والے
اپنا پانا اگر مدعا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

کوئی رو کا کرے لاکھ رستہ رک نہ پائے گا دیوانہ ان کا

کوئی چپکے سے یہ کہہ گیا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

دید کا ہو اگر کچھ قرینہ ہند میں بھی تو ہے اک مدینہ

دیکھنا جو در مصطفیٰ ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

دیکھ کر در پہ خیرات بٹتے دونوں عالم کی نعمات بٹتے

دل منافق کا بھی کہہ رہا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

پھوٹتی کرنیں ہیں آستاں سے ہے دمیں کی یہ دھرتی جہاں سے

چاند تاروں نے پائی ضیاء ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

عرس سرکار قطب جہاں کے چاند نے جونہی مکھڑا دکھایا

دل یہ جعفرؔ کا کہنے لگا ہے چلئے چلئے مکن پور چلئے

پیرزادہ عالیجناب سید قمر عادل صاحب سوز مداری

یہ ہر ایک دل کی پکار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

تجھے ہر غریب سے پیار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

تو ہے صدر محفل معرفت ہے دلوں پہ تیری ہی سلطنت

تجھے زیب تاج وقار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

تیری یاد مایۂ سرخوشی تیرا ذکر حاصل زندگی

تیرا نام روح قرار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

یہ دیارِ ہند کی سرزمیں جو بنی ہے دین کا گلستاں
یہ تیری ہی لائی بہار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

کہیں سرمۂ نگہ طلب کہیں غازۂ رخِ معرفت
ترے آستاں کا غبار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

تو حریم جلوۂ مصطفٰے تو امین رحمت کبریا
تیرا قرب تیرا جوار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

دل سوزؔ اس پہ ہے مطمئن تیرا جد اعلیٰ ہے وہ نبی
جو شفیع روز شمار ہے تو جہاں کا قطب مدار ہے

پیرزادہ عالیجناب سید محبوب الحسن صاحب

محبوبؔ مداری مکن پوری

روشنی رحمتوں کی حدب سے اٹھی
آئے زندہ ولی آئے زندہ ولی

ہند سے ہر بلا ہر مصیبت ٹلی
آئے زندہ ولی آئے زندہ ولی

نور ایماں فضاؤں پہ چھانے لگا
ہر طرف دین حق جگمگانے لگا

کفر غارت ہوا رسم بدعت مٹی
آئے زندہ ولی آئے زندہ ولی

نارسیدہ دعاؤں نے بھی پا لیا
منزل حسن مقبول کا راستہ

قدر و قیمت شکستہ دلی کی بڑھی
آئے زندہ ولی آئے زندہ ولی

راز وحدت کا محبوب پردہ اٹھا
دل بنا حسن محبوب کا آئینہ

فکر انساں کو چشم بصیرت ملی
آئے زندہ ولی آئے زندہ ولی

پیرزادہ عالیجناب سید انصار احمد صاحب ناصر مداری مکن پوری

رکھتا یہ آرزو ہر کوئی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں
کیسا دربار زندہ ولی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

ہر طرف جلوۂ زندگی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں
ایسا لگتا ہے طیبہ یہی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

نور ہی نور وہ آستاں ہے ذرہ ذرہ جہاں ضوفشاں ہے
مانی ایمان کی روشنی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

جس نے دیکھا نہیں ہے وہ روضۂ پاک مشتاق زندہ دلی کا
اسکی پیاسی نظر کہہ رہی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

غنچہ غنچہ انھیں سے جواں ہے ان سے شاداب ہر گلستاں ہے
مسکراتی وہاں ہر کلی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

جس پہ صدقے جمال قمر ہے اسکے شیدائیوں میں اختر ہے
رقص کرتی وہیں چاندنی ہے آؤ چل کر مکن پور دیکھیں

جناب محمد ابراہیم صاحب اطہر شکوہی مداری

سرنجی کا ہدیہ عقیدت بحضور سید تا مدار العالمین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ

جلوے در مدار پہ ہر سو عیاں سے ملے
اہل نظر کو کعبہ و خضریٰ یہاں سے ملے

جذب جنوں تو آ تو دیار مدار میں
دیکھیں نہ کس طرح تجھے تسکیں جہاں سے ملے

کیف و سرور و مستیٔ عشق نبی ملا
جس کو بھی جام نسبت قطب جہاں سے ملے

تم ہی نشان منزل مقصود یا مدار
راہ طلب میں یوں تو بہت کارواں سے ملے

تم سا ملا نہ مرشد کامل کوئی مجھے
یوں تو بہت زمانے میں پیر مغاں ملے

قاسم ہیں آپ بادۂ حب رسول کے
اک جام ہم سے پیاسوں کو قطب جہاں ملے

اے کاش یوں جھکے کہ اٹھائے نہ اٹھ سکے
میری جبیں کو آپ کا جب آستاں ملے

میر حیات پر ہے توجہ مدار کی
ہیں بن کے حادثے بھی مجھے پاسباں ملے

اظہر بتا کہ اور تجھے چاہیئے بھی کیا!
داماں پنجتن ہیں تجھے جب اماں ملے

جناب محمد حنیف صاحب پرنم مداری کٹنگی جبلپوری

کا نذرانۂ عقیدت بارگاہ قطب المدار رضی اللہ تعالےٰ عنہ

عطائے رحمت خالق کے وہ قابل نہیں ہوتا
جسے عشق مدار العالمین حاصل نہیں ہوتا

اسیر جلوۂ قطب دو عالم ہوں اگر آنکھیں
تو پھر نظارۂ دنیا سکون دل نہیں ہوتا

بھٹکتے یوں ہی رہتے ہیں سدا راہ طلب میں وہ
کہ جن کے ساتھ ان سا رہبر کامل نہیں ہوتا

الجھ کر بحر غم میں آپ کا خادم بدیع الدین
کبھی موج بلا سے طالب ساحل نہیں ہوتا

مدار العالمین کے در پہ کیا آئے گا وہ نجدی
جو محبوب خدا کی بزم میں شامل نہیں ہوتا

میرے آقا یہ آنکھیں صرف بھیگیں آپ کے در پہ
کبھی پرنم در اغیار پہ سائل نہیں ہوتا

صاحبزادہ جناب سید شہرت حسین صاحب ادیب

متعلم جامعہ عربیہ مدار العلوم خانقاہ عالیہ قدسیہ مکنپور شریف

یوں ہیں قطب الوریٰ کے دیوانے
شمع کے گرد جیسے پروانے

عرس آیا ہے بھر لو پیمانے
کھل گئے معرفت کے میخانے

جو ہے گستاخ بارگاہِ مدار
آپ اپنا مآل وہ جانے

اللہ اللہ تصرفاتِ مُدار
جیسے تسبیح کوئی گردانے

ہم غلام اور آپ بندہ نواز
جس کا بندہ ہو بس وہ پہچانے

ایک زندہ مدار بس تم ہو
یہ حقیقت ہے باقی افسانے

لاج اس روز ہے بس آپ کے ہاتھ
جب کہ اپنے بھی ہوں گے بیگانے

مے ہے شہرت حرام تو کس کی
آپ مجھکو چلے ہیں سمجھانے

اظہارِ تشکر

جس طرح علم ظاہر کا دار و مدار کتاب و سنت اور تشریحات علمائے کرام پر ہے اسی طرح روح شریعت کا انحصار اسوۂ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو اولیائے کرام کے آئینہ میں دیکھنے پر ہے۔ اسکے لئے سلسلۂ پیری مریدی قائم ہے اور انشاءاللہ تاقیامت قائم رہے گا۔ چونکہ تبلیغ دین متین میں نے اپنا فریضہ سمجھا اس لئے حضرت سرکار سرکاراں سید بدیع الدین قطب المدار

رضی اللہ عنہ کے متعلق معلومات اور مشہور اعتراضات کے جواب مہیا کر کے نذر قارئین کر رہا ہوں۔

حتی الامکان کتابت و طباعت کی صحت اور درستی کی کوشش کی گئی ہے تاہم اگر کوئی بڑی فروگذاشت رہ گئی ہو تو مطلع فرمائیں اور معمولی فروگذاشت کو درگذر فرمائیں۔

ہم تہ دل سے خدائے رب العزت کے ممنون ہیں کہ اس نے ہم شیخ عصر حکیم الامت حضرت علامہ سید محمد ولی شکوہ جعفری مداری مکن پوری جیسی رموز ظاہر و باطن سمجھنے والی ہستی کو متوجہ فرمایا ورنہ ہماری قسمت میں محرومی کے علاوہ کیا ہو سکتا تھا۔

پھر حضرت ممدوح اور دیگر معزز مشائخ مداریہ کے کہ انھوں نے نثر اور شعر میں اپنے گرانقدر فرمودات سے نوازا اور اخیر میں ان علم دوست حضرات کے بھی جو سابق ایڈیشنوں کی طرح اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ خرید لیں گے اور یہ سلسلۂ خیر و برکت جاری رکھیں گے۔

وما علینا الا البلاغ

ناشر

آل انڈیا سنی جمعیۃ المدار صوبائی

شاخ جبل پور (ایم. پی)

کتاب ملنے کے پتے
خلیفہ الحاج
منشی قاسم علی مداری
ہنومان تال جبلپور
(ایم۔پی)
سید اکبر حسین
مؤذن جامعہ مسجد
مکن پور شریف
ضلع کانپور
(دیہات)